REGISTERED WITH REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP.—3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۳۸

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ: سالانہ ۳۰ روپے — ششماہی ۱۵ روپے — ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۰۰ روپے — فی پرچہ ۷۰ پیسے

ایڈیٹر: خورشید احمد انور — نائب: جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY "BADR" QADIAN — 143516

۲۹ ذوالقعدہ ۱۴۰۳ ہجری — یکم تبوک ۱۳۶۲ ہش — یکم ستمبر ۱۹۸۳ء

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ر تبوک / ستمبر — عرصہ زیر اشاعت کے دوران ملنے والی اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مع اہل قافلہ مشرقِ بعید کے ممالک کے دورہ پر روانہ ہونے کی غرض سے ان دنوں کراچی میں قیام فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا کا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور آپ ہر ہر گام پر اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

قادیان ۴ر تبوک / ستمبر — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ، محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ، محترم مرزا ناصر/بشیر احمد صاحب ملوں اور محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد صوبائی کانفرنس کے اختتام پذیر ہونے کے بعد صوبہ کی مختلف جماعتوں کے دورہ پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ بزرگان و علماء سلسلہ کو بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے آمین۔

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کشمیر کانفرنس میں شمولیت کے بعد مورخہ ۲۶/۸/۸۳ کو واپس قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۳۰/۸/۸۳ کو بعض جماعتی امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں اڑیسہ روانہ ہو گئے — مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

# حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

## احبابِ جماعت سے دردمندانہ دعاؤں اور صدقات کی خصوصی درخواست

قبل ازیں دفتر امارت مقامی کی سرکلر چٹھی اور ہفت روزہ "بدر" مجریہ ۹/۸/۸۳ کے ذریعہ احبابِ جماعت کو حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی علالت سے متعلق اطلاع دی جا چکی ہے۔ اس ضمن میں روزنامہ "الفضل" مجریہ نمبر ۲۰، ۲۹، ۳۰ر ظہور/اگست اور محترم حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان کے مکتوب گرامی محررہ ۳۱/۸/۸۳ کے ذریعہ حضرت سیدہ ممدوحہ کی تشویشناک علالت کی تفصیل اور پھر محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں بتدریج بہتری کے آثار پر مشتمل اب تک جو مزید افسوسناک اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:

(۱) — "الفضل" مجریہ ۲۰/۸/۸۳ میں دی گئی تفصیل کے مطابق حضرت سیدہ ممدوحہ کی موجودہ بیماری مورخہ ۱۸/۸/۸۳ کی شام کو شروع ہوئی معدہ میں السر کی شکایت ہو جانے کے نتیجہ میں، خون ضائع ہونے کی علامات ظاہر ہوئیں جس کی وجہ سے خون کی شدید کمزوری اور سانس کی کارکردگی میں نقص پیدا ہو گیا۔ یہ کیفیت اگلے دن تک جاری رہی لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے خون کا اخراج تو رک گیا لیکن کمزوری بدستور جاری رہی۔ علاوہ ازیں وقتاً فوقتاً شانے میں شدید درد اُٹھنے کی وجہ سے رات کو بے خوابی اور دن کو بے چینی کی تکلیف نمایاں رہی۔ بلڈ پریشر کی تکلیف بھی کافی عرصہ سے چلی آ رہی ہے اس میں بھی اضافہ ہوتا رہا۔

(۲) — "الفضل" مجریہ ۲۹/۸/۸۳ میں درج مورخہ ۲۸/۸/۸۳ بوقت ۹ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ معدہ میں سے خون کا اخراج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بظاہر رک چکا ہے لیکن کمزوری حسبِ سابق بہت زیادہ ہے۔ باوجود اس کے کہ رات اچھی طرح نیند آ گئی تھی پھر بھی صبح کافی غنودگی کی کیفیت طاری رہی۔ بلڈ پریشر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے کل بلڈ پریشر اور خون و دل کے جو مختلف ٹیسٹ کئے گئے تھے اُن کا نتیجہ تسلی بخش تھا۔

(۳) — "الفضل" بابت ۳۰/۸/۸۳ میں دی گئی مورخہ ۳۰/۸/۸۳ بوقت صبح آٹھ بجے کی ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق کل تمام دن غنودگی اور نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری رہی جس کی وجہ سے پانی پینا ناممکن ہو گیا تھا۔ ہلکا بخار تھا اور سانس کی تکلیف شروع ہو گئی تھی۔ ڈرپ کے ذریعہ ادویات اور غذا دینی شروع کی۔ اس کے علاوہ معدہ میں بھی ٹیوب ڈالنی پڑی۔ آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے غنودگی ختم ہو گئی ہے کچھ کچھ پانی پینا شروع کر دیا ہے۔ بلڈ پریشر اور عمومی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل کی نسبت بہتری ہے عمومی معالجین کے علاوہ راولپنڈی سے بلائے ہوئے ڈاکٹر علاج میں حصہ لے رہے ہیں۔

(۴) — محترم حضرت ناظر صاحب خدمتِ درویشان ربوہ کی خط بالا وضاحتی سے معلوم ہوا ہے کہ دو تین دن قبل بیماری نے تشویشناک صورت اختیار کر لی تھی! اور ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق حضرت سیدہ ممدوحہ کی طبیعت کوما (COMA) کی طرف مائل ہو گئی تھی۔ یہ خطرناک صورتِ حالی دو دن قائم رہی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل صبح سے اس میں بھی بہتری ہے۔ آپ بات چیت فرماتی ہیں لیکن کمزوری ہے۔

جملہ احبابِ جماعت حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے بالالتزام دردمندانہ اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ اجتماعی اور انفرادی طور پر صدقات کا بھی اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے نہایت بابرکت، مقدس اور قیمتی وجود کو تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور آپ کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ والسلام

خاکسار (چوہدری) عبد القدیر قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان

## جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ر فتح / دسمبر ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸، ۱۹، ۲۰ر فتح / دسمبر ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں۔ وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارکیٹ۔ صالح پور۔ کٹک۔ (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہندوستان کیمپس مسلم ایسوسی ایشن قادیان
مورخہ یکم ستمبر ۱۹۸۳ء

# شہیدِ احمدیت — ڈاکٹر مظفر احمد صاحب مرحوم

قارئین "بدر" گزشتہ شمارہ میں مشی گن سٹیٹ (امریکہ) کے مرکزی شہر ڈیٹرائیٹ میں منعقدہ جماعت احمدیہ کے عظیم الشان سالانہ کنونشن کی انتہائی روح پرور اور ایمان افروز تفاصیل کے ضمن میں یہ المناک خبر بھی ملاحظہ کر چکے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کو آشکار کرنے والے اس غایت درجہ کامیاب تاریخی کنونشن کے انعقاد سے چند روز قبل جماعت احمدیہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نیشنل جنرل سیکرٹری اور نہایت مخلص و فدائی خادم سلسلہ محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کو "بلیک مسلم آرگنائزیشن" نامی دہشت گرد تنظیم کی انگیخت پر ایک سیاہ فام امریکن نے گولی مار کر شہید کر دیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ط

روزنامہ "الفضل" مجریہ ۱۸ر و ۲۲ر اگست اور مکرم سید برہان الدین احمد شاہ صاحب قادری مقیم امریکہ کی جانب سے موصولہ وہاں کے بعض اہم اخبارات کے تراشوں سے جن تفاصیل کا علم ہوا ہے ان کے مطابق یہ اندوہناک سانحہ مورخہ ۸ر اور ۹ر اگست کی درمیانی شب وقت قریباً ساڑھے نو بجے (امریکن ٹائم) وقوع پذیر ہوا۔ محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب بحیثیت ایک کامیاب معالج ڈیٹرائیٹ کے ہسپتال WAYNE COUNT GENERAL HOSPITAL کے شعبہ ANAESTHISIN میں ڈاکٹر کے اہم عہدہ پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت درجہ شریف النفس، دعاگو، عبادت گذار اور تبلیغ و خدمت دین کا بے پناہ جذبہ رکھنے والے مخلص احمدی نوجوان تھے۔ مرحوم کے اسی اخلاص، نیکی اور دینی کاموں میں پیش روی کے نتیجہ میں انہیں پہلے قائد علاقہ امریکہ اور پھر جماعت احمدیہ امریکہ کا نیشنل جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ وقوعہ کی رات ایک سیاہ فام امریکن آپ کے مکان پر آیا جو نہ صرف پہلے ہی سے محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے زیرِ تبلیغ تھا بلکہ اکثر آپ کی مہمان نوازی سے بھی مستفیض ہو چکا تھا۔ مرحوم کافی دیر تک اس شخص سے تبلیغی گفتگو فرماتے رہے۔ اور جب وہ اُٹھنے لگا تو آپ مہمان نوازی کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُسے مکان کے صدر دروازہ تک چھوڑنے گئے مگر جیسے ہی آپ اُسے الوداع کہہ کر واپس مُڑے اُس بدبخت نے ریوالور سے فائر کر کے آپ کو وہیں شہید کر دیا۔ ازاں بعد وہ شخص اپنے ایک اور دہشت گرد ساتھی کے ساتھ پہلے مقامی جماعت کے سابق امیر مکرم مجیب صاحب بٹ کے مکان پر حملہ آور ہوا اور پھر اُن دونوں نے مل کر جماعت کی مسجد اور مشن ہاؤس کو بموں سے اُڑا دیا۔

ایک ہی رات میں یکے بعد دیگرے رونما ہونے والے یہ واقعات یقیناً ایک گہری اور منظم سازش کا نتیجہ تھے جس کی تصدیق بعد میں پولیس کی تحقیق نے بھی کر دی۔ مگر اسی کے ساتھ جماعت احمدیہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ حیرت انگیز معجزہ بھی رونما ہوا کہ جب مسجد اور مشن ہاؤس کی منہدم شدہ عمارتوں کا جائزہ لیا گیا تو وہاں سے کرائے کے ان دہشت گرد قاتلوں کی لاشیں بھی برآمد ہوئیں۔ اور یوں وہ خود اپنی ہی جلائی ہوئی آگ میں بھسم ہو کر کیفر کردار کو پہنچ گئے۔

جماعت کے ایک انتہائی مخلص اور فدائی خادم کی شہادت بلاشبہ ہر فرد جماعت کے لئے ایک اندوہناک سانحہ کی حیثیت رکھتی ہے مگر گہرے حزن و ملال میں لپٹی ہوئی یہ خبر اپنے جلو میں پوری جماعت کے لئے ایک خوشخبری بھی لئے ہوئے ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارے اس جانباز مجاہد بھائی نے سرزمین امریکہ میں تبلیغ و اشاعت دین کے مقدس آسمانی مشن کی تکمیل کے لئے اپنی جان عزیز کا بیش بہا نذرانہ پیش کر کے شہادت کا جو ارفع مقام حاصل کیا ہے وہ ہم سب کے لئے قابل فخر ہے ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ر ظہور ر اگست کے خطبہ میں احباب جماعت کو گہرے غم میں لپٹی ہوئی خوشی کی اس خبر سے آگاہ کرتے ہوئے شہید مرحوم کو جن الفاظ میں خراجِ تحسین ادا کیا وہ آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ حضور پُرنور نے فرمایا:۔

"خوب یاد رکھو کہ یہ خوف و ہراس اور نقصان و زیاں کا راستہ نہیں بلکہ لامتناہی انعامات کا ایک پہاڑی راستہ ہے جس کے انعام کی ہر منزل پہلی سے بلند تر ہے۔ پس خوشی اور مسرت اور عزم اور یقین کے ساتھ آگے بڑھو۔ تبلیغ اسلام کی جو جوت میرے مولیٰ نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزارہا احمدی سینوں میں یہ لَو جل رہی ہے۔ اس کو بجھنے نہیں دینا تمہیں خدائے واحد و یگانہ کی قسم اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے ذو الجلال والاکرام کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم اس شمع نور کے امین بنے رہو گے تو خدا اُسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔ یہ لَو بلند تر ہو گی اور پھیلے گی اور سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی جائے گی اور تمام روئے زمین کو گھیر لے گی اور تمام تاریکیوں کو اُجالوں میں بدل دے گی۔

اے احمدیت کے بدخواہو! تمہارے نام بھی میرا ایک پیغام ہے۔ اے نگاہ بد سے اس لَو کو دیکھنے والو سنو! کہ تم ہرگز اسے بجھانے میں کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ یہ وہ شمع چراغ وہ نہیں جو تمہاری سفلی پھونکوں سے بجھایا جا سکے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس نور کے شعلوں کو نہیں بجھا سکتی۔ چشم بصیرت سے دیکھو کہ مظفر آج بھی زندہ ہے۔ بلکہ پہلے سے کہیں بڑھ کر زندگی پا گیا۔ بس اے مظفر! تجھ پر سلام کہ تیرے عقب میں لاکھوں مظفر تیرے بڑھ کر تیری جگہ لینے کے لئے بے قرار ہیں۔ اور اے مظفر پر شعلۂ حیات کو بجھانے والو! تم نے اُسے ابدی زندگی کا جام پلا دیا۔ زندگی اس کے حصہ میں آئی اور موت تمہارے مقدر میں لکھ دی گئی۔

مذہبی آزادی کا قرآنی تصور تو ایک بہت پاک اور اعلیٰ اور ارفع اور وسیع تصور ہے جو اکراہ کے مکروہ اور مذموم تصورات بدلنے والو اور اے مذہب کے پاک سرچشمہ سے پھوٹنے والی لازوال محبت کو نفرت اور عناد میں تبدیل کرنے والو۔ اے ہر نور کو نار میں اور ہر رحمت کو زحمت میں بدلنے کے خواہاں بدقسمت لوگو! جو انسان کہلاتے ہو۔ یاد رکھو کہ تمہاری ہر سفلی تدبیر خدائے برتر کی غالب تقدیر سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو جائے گی۔" (الفضل ۲۲ر اگست ۱۹۸۳ء)

اللہ تعالیٰ ہمارے اس شہید بھائی کو شہداء کی صف اوّل میں جگہ دے۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل اور احمدیت پر استقامت عطا فرمائے اور ہم سب کو نظام خلافت کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے اسی رنگ میں دین کی راہ میں بیش از بیش مقبول قربانیاں پیش کرتے چلے جانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(خورشید احمد انور)

---

## مسکرانا ہمارا شیوہ ہے

ظلم ہم پر روا ہے کیوں صاحب؟
ایسے مسلک سے آپ کیا لیں گے؟
ہم تو جیتے ہیں آپ کی خاطر
آپ ہم کو مٹا کے کیا لیں گے
درد دل سے اُٹھے ہوئے نالے
عرش تک وہ راہ پا لیں گے
مسکرانا ہمارا شیوہ ہے
آپ کو اپنا ہم بنا لیں گے
خوشبوئے خدائے بزمِ رسول
اپنی ہر سانس میں بسا لیں گے
پھر حق پہ کبھی آئے گا شبیر!
اُس کو سینہ سے ہم لگا لیں گے

خاکسار شبیر احمد واقف زندگی ربوکا

## خطبہ جمعہ

# حال ہی میں ہم نے ایک نہایت ہی بابرکت رمضان کی لذت اٹھانے کی سعادت پائی ہے

## یہ رمضان جس نے ہمیں عبادتوں کا سلیقہ سکھایا اور ان کے ثمرات سے بہرہ ور کیا ہمارے لئے ایک دائمی سبق اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے

## سبق یہ ہے کہ عبادت کے بغیر ہماری کوئی زندگی نہیں عذابوں سے محفوظ رہنے کی کوئی ضمانت نہیں اور نہ اس کے بغیر ہم عباد الرحمٰن بن سکتے ہیں

## اس سبق کو اپنی زندگی میں اپنائیں اور اسے اپنے اعمال میں داخل کریں پھر دیکھیں ہمارا خدا کتنے بے انتہا فضل کرنے والا خدا ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۵ ر وفا ۱۳۶۲ ہش ۱۵ ر جولائی ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کی:۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ھَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّ
اِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا ۝ اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی
صَلَاتِھِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ فِیْٓ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝
لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَالَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ
الدِّیْنِ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّھِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝
اِنَّ عَذَابَ رَبِّھِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ (سورۃ المعارج آیت ۲۰ تا ۲۹)

اور پھر فرمایا:۔

قرآن کریم کی تذکیر کے رنگ بھی بڑے نرالے، انوکھے اور بہت پیارے ہیں۔ انسانی فطرت کا کوئی ایک پہلو بھی ایسا نہیں جس کی طرف توجہ دلا کر انسان کی اصلاح ممکن ہو اور قرآن کریم نے اس کی طرف توجہ نہ دلائی ہو۔ چنانچہ قرآن کریم انسانی فطرت کے بہت باریک اور لطیف نکتے اٹھاتا ہے اور ان کی طرف انسان کی توجہ مبذول کرواتا ہے۔ انسان کو اپنی حقیقت اور کم مائیگی سے آگاہ کرتا ہے۔ اس کی حیثیت یاد کراتا ہے اور پھر اس کے لئے مایوسی کی بجائے امید کی نئی کھڑکیاں کھول دیتا ہے یعنی انسان جب اپنی حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہو کر نیچی ہو جاتا ہے تو پھر اسے اٹھاتا ہے۔ اور اسے یہ بتاتا ہے کہ ہم تمہیں مایوس کرنے کے لئے یا ناکام اور نامراد بنانے کے لئے یہ باتیں نہیں بتا رہے بلکہ تمہیں حقیقت سے آگاہ کرنے کے بعد اور سچائی قائم کرنے کے بعد

### ابدی نجات کی راہ

دکھانے کے لئے یہ باتیں بتا رہے ہیں ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں کہ کن باتوں سے بچنا ہے اور کس طرح بچنا ہے اور ہمیشہ کی فلاح کیسے پانی ہے۔ یہ راز ہے جو ہم تمہیں بتا رہے ہیں۔ یہ ہے قرآن کریم کی تذکیر کا انداز جو مختلف مواقع پر اختیار کیا گیا ہے لیکن اس کی بنیادی صفات وہی رہتی ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔

سورۃ المعارج کی یہ آیات جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں۔ ان میں پہلی دو آیات میں تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے دل ہلا دینے والی بات کی گئی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے انسان کو اس کی حقیقت بتا کر یہ بتایا گیا ہے کہ تم تو کسی کام کی چیز نہیں ہو، تمہاری فطرت کے اندر بعض کمیاں موجود ہیں، تمہاری تخلیق اور بناوٹ میں کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ پھر بھی تم بڑے بڑے بول بولو اور اپنی ذات پر ناز کرتے ہوئے کسی ترقی کے خواب دیکھو تو یہ محض جھوٹ ہے، فرمایا اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ھَلُوْعًا انسان تو پیدا ہی ایسی حالت میں کیا گیا ہے کہ وہ بے صبرا بھی ہے۔ تھڑدلا اور کم حوصلہ بھی ہے یعنی اس کی تخلیق ہی ایسی ہے اور اس کے تھڑدلا ہونے اس کے کم حوصلہ ہونے اور اس کے بے صبرا ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا جب اسے کوئی شر پہنچتا ہے، کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو خوب شور ڈالتا ہے اور واویلا کرتا ہے اور بالکل ہی ناشکرا ہو جاتا ہے۔ وہ یوں محسوس کرتا ہے کہ جیسے اس اندھیرے سے میں کبھی نکل ہی نہیں سکوں گا اور اس لئے بے انتہا بے قراری کا اظہار کرتا ہے وَاِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا لیکن جب اسے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو وہ کنجوس بن جاتا ہے اور دوسروں تک اپنی بھلائی کو پہنچانے کا خیال بھی دل میں نہیں لاتا اور خود غرضی دکھاتا ہے۔

انسانی فطرت کی ان دو صفات میں

### قابل توجہ بات

یہ ہے کہ شر کے نتیجہ میں جزوعًا کے بعد خیر کے نتیجہ میں "منوعًا" کی صفت کیوں رکھی گئی۔ یعنی یہ کیوں فرمایا گیا ہے کہ جب اسے شر پہنچتا ہے تو بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اور واویلا کرنے لگ جاتا ہے اس کے بعد بظاہر تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ جب اس کی خیر پہنچتی ہے تو پھر بڑا تسکین اور اپنے آپ کو امن میں سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اب آئندہ مجھے کوئی شر پہنچنے والا ہی نہیں۔ ایک اور موقع پر قرآن کریم نے یہ طرز بھی اختیار فرمائی ہے لیکن یہاں عملاً اس طرز کو بدل کر ایک اور رنگ میں بات کی گئی ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ خیر کے ساتھ منوعًا کا ذکر کیوں کیا گیا اس لئے کہ منوعًا کا مطلب ہے کہ اپنی خیر دوسروں تک پہنچانے کا خیال ترک کر دیتا ہے اور خسیس بن جاتا ہے۔ وہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی بھلائی میں دوسرے شریک ہو جائیں۔

وجہ یہ ہے کہ اس کی پہلی حالت میں جو کیفیت بیان فرمائی گئی اس کی ذمہ واری بھی دوسری آیت نے اس کی ذات پر ڈال دی یعنی یہ کیسا انسان ہے جس کو دکھ پہنچتا ہے اور وہ دکھ کا احساس بھی کر لیتا ہے۔ اور جانتا کہ دکھ کیا ہوتا ہے۔ جب وہ اس دکھ سے نکلتا ہے تو اس کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہئے کہ وہ دوسروں کے دکھ دور کرے نتیجہ تو یہ نکلنا چاہئے کہ وہ لوگوں کے ساتھ اپنے سکھ بانٹے اور جب بھی کہیں دکھ دیکھے تو وہ بے قرار ہو جائے لیکن یہ نہیں ہوتا بلکہ باوجود اس کے کہ وہ دکھوں میں صاحب تجربہ ہو چکا ہوتا ہے، باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ مصیبت کیا ہوتی ہے۔ پھر بھی جب وہ مصیبت سے نکلتا ہے خود غرض بن جاتا ہے اور دوسروں کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور قرآن کریم کے مطابق اس کی یہ کیفیت ایک فطری کیفیت ہے یعنی جس طرح ہر قسم کے جانور پیدا کئے گئے ہیں اور یہی وہ حرکتیں کرتے ہیں اس طرح انسان بھی جو مذہب سے نابلد ہو، جس کی مذہب نے تادیب نہ کی ہو اگر اس کو عام فطرت پہ پڑے رہنے دو تو اسی حالت میں دیکھو گے۔ چنانچہ دنیا کی جتنی بھی لامذہب قومیں ہیں ان کی یہی کیفیت بیان ہوئی ہے۔ کیونکہ خدا نے ان کی تادیب نہیں کی کسی مذہب نے ان کی تہذیب نہیں کی۔ اس لئے ایسی قومیں جب بغیر الٰہی تنظیم کے فطری حالت میں پائی جائیں گی تو حیوانات سے زیادہ قریب ہوں گی۔ یہ

### حیوانی فطرت

ہے جس کا بیان کیا گیا ہے۔ وہ اپنے دکھ کے وقت تو خوب شور مچائیں گی اور کہیں گی کہ کون ہوتا ہے دنیا میں ہمیں مصیبت میں ڈالنے والا۔ چنانچہ آپ ان میں ایسی انانیت اور تکبر اور نفسا نفسی دیکھیں گے کہ جب دکھ پہنچتا ہے تو بے قرار اور مایوس ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب بھلائی آتی ہے تو بنی نوع انسان کو بھول جاتے ہیں اور یہ خیال بھی دل میں نہیں آتا کہ دوسرے لوگ بھی ہیں جو بیچارے مصیبت میں مبتلا ہیں کیوں نہ ہم ان کی بھی مصیبتیں دور کریں۔

چونکہ ان آیات میں ایک ایسی فطرت کا اظہار کیا گیا ہے جو انسان کی تخلیق میں ودیعت ہے اس لئے ظاہر ہے کہ انسان کا دماغ مایوسی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ یہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ انسان کو سنبھالتا ہے، اُسے اپنا ہاتھ پکڑاتا ہے، دست نصرت عطا کرتا ہے اور فرماتا ہے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں، اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ نماز پڑھنے والے عبادت کرنے والے مستثنیٰ ہیں۔ ان میں تو یہ تبدیلیاں پیدا کی جاتی ہیں، ان کو نئے رنگ عطا ہوتے ہیں اور وہ ابتلاؤں میں مبتلا نہیں ہوتے۔ جو لوگ سچی نمازیں پڑھتے ہیں وہ جب دُکھ محسوس کرتے ہیں تو دُکھ ان پر غالب نہیں آتا، وہ جزع فزع نہیں کرتے ہیں، ان میں صبر کی بے مثال صفات پائی جاتی ہیں۔ اور جب وہ خیر پاتے ہیں تو یہ نہیں سمجھتے کہ یہ ہمارا حق تھا جو ہمیں ملا ہے۔ گویا وہ یہ نہیں خیال کرتے کہ ہم خیر ہی کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔ اس وقت ان کو اپنے اُن بھائیوں کا خیال آتا ہے جن کے دُکھ میں سے تھوڑا سا حصہ انہوں نے بھی پایا تھا اور اپنے اُن بھائیوں کی تکلیفوں کا بھی احساس ہوتا ہے جو بہت سی بھلائیوں سے محروم ہیں اور کئی قسم کی مصیبتوں میں مبتلا ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ان کے اموال میں غرباء کا ایک معلوم اور مقرر حق ہوتا ہے اس آیت کی اور بھی کئی تفاسیر ہیں لیکن ایک یہ بھی ہے کہ وہ اپنے اموال میں حق معلوم مقرر کر بیٹھتے ہیں۔ جب مصیبت اُن پر پڑتی ہے تو اُس وقت یہ عزم کر چکے ہوتے ہیں کہ آئندہ ہم اپنے

## دوسرے بھائیوں کے لئے خیر کا انتظام

کریں گے اور خدا تعالیٰ نے جب ہمیں صبر عطا فرمائے گا تو ہم حق کے طور پر ایک حصہ مقرر کرلیں گے کہ اتنا ضرور اپنے بھائیوں کو عطا کرنا ہے فرمایا لِلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ مراد وہ مصیبتوں اور دُکھوں سے اتنا عظیم الشان سبق حاصل کرتے ہیں کہ وہ صرف مانگنے والے کو نہیں دیتے بلکہ محروم کو بھی دیتے ہیں یعنی ایسے شخص کی بھی مدد کرتے ہیں جو ہے تو محروم لیکن اپنی ضرورت ظاہر نہیں کرتا یعنی وہ صرف دُنیا کے لحاظ سے محروم نہیں بلکہ اس بات سے بھی محروم ہے کہ سوال کرے، اس میں سوال کرنے کی استطاعت نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کی فطرت میں اتنی غیرت رکھی ہے اور اتنی حیا اور شرم رکھ دی ہے کہ وہ سوال کرنے سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔ اس لئے جن لوگوں کو مال و دولت عطا کی وہ یہ عزم کرتے ہیں کہ ہم ان لوگوں تک بھی پہنچیں گے جو اس نعمت سے محروم ہیں۔

یہ دراصل عبادت کا پھل ہے لیکن ساتھ ہی ایک چھوٹی سی شرط لگا دی۔ فرمایا پھل اُس عبادت کا ہے جس کو دوام حاصل ہوتا ہے۔ اسی لئے فرمایا اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ یہ نعمت ان لوگوں کو عطا ہوتی ہے اور یہ غیر معمولی شان اور عظیم الشان صفات حسنہ ان لوگوں کے حصے میں آتی ہیں جن کی عبادت میں دوام ہوتا ہے عارضی عبادتیں کرکے اللہ سے چھٹی نہیں کر جاتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے دربار میں مستقلاً حاضر ہونے والے لوگ ہیں۔ اور یہ دوام ہی دراصل اس بات کی ضمانت ہے کہ یہ دو صفات پہلی دو صفات کے برعکس اُن کو عطا ہوں۔ یعنی جب اُن کو شر پہنچے تو وہ مایوس نہ ہوں اور جزع فزع نہ کریں اور صبر کے ساتھ حالات کا مقابلہ کریں، اور جب اُن کو خیر ملے تو اپنے تک محدود نہ رکھیں بلکہ غیروں تک پہنچائیں۔ یہ وہ صفات حسنہ قرآن کریم کی رو سے عبادت کرنے والوں کے حصے میں آتی ہیں لیکن ان عبادت کرنے والوں کے حصے میں جو اپنی عبادتوں کو دوام بخشتے ہیں۔ یہ ان آیات کے مضمون کا خلاصہ ہے۔

ابھی ہم نے

## ایک نہایت ہی بابرکت رمضان

کی لذت اُٹھانے کی سعادت پائی ہے اس مبارک مہینے میں جو لوگ پہلے عبادت نہیں کیا کرتے تھے ان میں سے بھی بکثرت ایسے تھے جنہوں نے عبادت شروع کر دی۔ وہ جو پہلے تنعم کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اُنہوں نے محض للہ خود مشکلات برداشت کیں اور دیکھا کہ مشکل ہوتی کیا ہے مصیبت کس کو کہتے ہیں لیکن یہ مصیبت طوعی تھی۔ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے برداشت کی گئی۔ چنانچہ انسانی نفس کی تربیت کا یہ سب سے بہتر موقع تھا ایک مہینہ مسلسل اُن پر یہ کیفیت طاری رہی کہ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ۔ اور بڑی توجہ سے انہوں نے ان باتوں پر دوام اختیار کیا یعنی ایک مہینے کے دوران ان کو عبادت میں دوام نصیب ہوا اور ایک مہینے

کی عبادت ایک اچھی خاصی مؤثر عبادت ہونی چاہیئے بعض عبادتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے ایک عبادت ہی انسانی زندگی کا رنگ بدل دیتی ہے تجا ہو کہ ایک مہینہ مسلسل پانچ وقت عبادت کی جائے۔ اور پھر رمضان کی سختی کا تجربہ بھی ہوا۔ رمضان سے وہی لوگ کامیابی کے ساتھ نکلے ہیں، جو قرآن کریم کی ان آیات کے مطابق ان دو مقابل کی صفات کے حامل بن چکے ہیں جو جزوعاً اور منوعاً کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی ہیں یا عطا فرمانے کا وعدہ کیا تھا۔

پس اگر انسان نے اپنے نفس میں یہ جانچنا ہو اس بات کا محاسبہ کرنا ہو کہ اس رمضان مبارک سے میں کیا پاکر نکلا ہوں اور کیا کھو کر نکلا ہوں تو یہ آیت

## ایک بہت ہی خوبصورت اور حسین پیمانہ

اس کے سامنے رکھتی ہے۔ اگر رمضان مبارک کے بعد اس کی عبادات کو دوام حاصل ہو گیا ہے۔ ایسا دوام کہ جو ایک مہینے کی حدیں پھلانگ کر بھی آگے جاری رہتا ہے۔ اگر رمضان مبارک کے بعد اس کو دُکھوں کے احساس میں صبر کرنے کا سلیقہ آگیا ہے۔ اگر کوئی دُکھ اس کو مایوس نہیں کر سکتا۔ اگر رمضان مبارک کے بعد وہ پہلے سے زیادہ بنی نوع انسان کا ہمدرد بن چکا ہے تو اُسے مبارک ہو کہ قرآن کریم کی یہ آیات اُسے ہمیشگی کی فلاح کی خوشخبری دے رہی ہیں۔ اگر کوئی انسان ان سے عاری گزر رہا ہے تو وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے خود ہی جائزہ لے اور آئندہ اصلاح کی کوشش کرے۔ میں بار بار اس لئے کہہ رہا ہوں کہ دوست خود اپنے نفس کا محاسبہ کریں۔ اُن کو اس بات کا حق نہیں دیا گیا کہ وہ دوسروں کے متعلق یہ کہنا شروع کر دیں کہ تم اس رمضان سے گزرے ہو اور پھر بھی ویسے کے ویسے رہے ہو۔ اس سے آپ کو بھی نقصان پہنچے گا اور مخاطب کو بھی نقصان پہنچے گا۔ آپ کے اندر انانیت اور تکبر پیدا ہو جائے گا اور وہ یہ سمجھے گا کہ مجھے طعنے دیئے جا رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ پہلے سے بھی بُرے حال میں چلا جائے گا۔ اس لئے یہ نصیحت کا طریق نہیں ہے۔ اس وقت اس منزل پہ تو ہر شخص کو خود اپنے نفس میں ڈوب کر اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیئے۔

اب جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ نماز کیا اثر پیدا کرتی ہے مومن کے اندر کیسے دو صفات پیدا ہو جاتی ہیں جو بظاہر اس کی فطرت کے خلاف ہیں لیکن یہ ارتقائی صفات ہیں جو انسانی فطرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کی گئی ہیں۔ ان میں ان صفات کی جڑیں پائی جاتی ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے لیکن ایک نیا اور بہتر حسن پیدا ہو جاتا ہے اور ایک نیا وجود گویا ظہور میں آجاتا ہے۔ یہ کیسے ہوتا ہے۔ اس کو میں بیان کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اگرچہ آج میں گرمی کی وجہ سے خطبہ کو بالکل مختصر کرنا چاہتا تھا پھر بھی بات لمبی ہو گئی ہے۔ قرآن کریم کی آیات کے مفہوم کو سمجھانے کے لئے اس لئے تفصیل سے بات کرنی پڑتی ہے کہ بہت سے دوست عربی نہیں جانتے وہ قرآن کریم کو پڑھ تو لیتے ہیں لیکن مفہوم نہیں سمجھتے اس لئے ایسے دوستوں کا خیال کرتے ذرا تفصیل سے بات کرنی پڑتی ہے۔ بہرحال عبادت کا کیا تعلق ہے۔ وہ کیسے انسانی فطرت کی کمزوریوں کو دور کرکے اُن کو خوبیوں میں بدل دیتی ہے۔ یہ ہے وہ مضمون جس کے بارہ میں میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔

یہ کوئی دعوے نہیں ہے بلکہ اس کے اندر

## ایک گہری حقیقت اور ایک ٹھوس فلسفہ

ہے۔ ایک ایسا شخص جو خدا کی عبادت کرتا ہے جب اس پر مصیبت نازل ہوتی ہے تو ایک رستہ اُس کے لئے کھلا ہے اور وہ ہے دُعا کے ذریعہ مصیبت کو دور کرنے کا رستہ وہ جانتے ہوئے بھی کہ میں کلیتہً بے بس اور کمزور انسان ہوں۔ میری کوئی پیش جا ہی نہیں سکتی اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ معاملہ حد سے آگے گذر چکا ہے کہ ساری دُنیا کے ڈاکٹر اس مرض کو شفا نہیں بخش سکتے۔ ساری دُنیا کے مسائل حل کرنے والے میری مصیبت کا کوئی حل تجویز نہیں کر سکتے۔ یہ احساس رکھتے ہوئے بھی وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرا خدا قادر مطلق ہے۔ وہ دُعاؤں کو سننے والا ہے۔ وہ ناممکن کو ممکن میں بدل سکتا ہے۔ تب وہ اس یقین کی بناء پر کسی حالت میں بھی مایوس نہیں ہو سکتا یعنی جس قوم کو دعا پر کامل یقین ہو اور وہ سمجھتی ہو کہ دعا اور عبادت ایک ایسی قادر مطلق ہستی کے ساتھ میرا رابطہ قائم کر رہی ہے جو ہر چیز پر قادر ہے جو ہر مشکل کو آسانی سے بدل سکتی ہے اور ہر دُکھ کو سُکھ میں تبدیل کر سکتی ہے، ایسا آدمی سوائے اس کے کہ پاگل ہو جائے وہ مایوس نہیں ہو سکتا اور یہاں پاگلوں کی بات ہی نہیں ہو رہی۔ عام انسان جو عبادت کا حق ادا کر رہا ہو اور عبادت کے مفہوم کو سمجھتا ہو اس کے لئے کسی وقت بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

اس کا دوسرا پہلو جزع فزع سے تعلق رکھتا ہے۔ مومن اس لئے اس حالت میں

نہیں پڑتا کہ عبادت کے ذریعہ اس کا رب کریم سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور یہ تعلق اس کو اللہ کا پیار عطا کر دیتا ہے اور اللہ کی رضا پر راضی رہنا بھی سکھا دیتا ہے۔ گویا عبادت ایک مصیبت زدہ مومن کے لئے

## دُہری رحمت کا پیغام

لاتی ہے۔ عبادت کے وقت جب وہ خدا سے مانگتا ہے تو اس شرط کے ساتھ نہیں مانگتا کہ اے خدا! مجھے دے نہیں تو میں تم سے روٹھ جاؤں گا۔ ایسی دعا تو انسان کے منہ پر ماردی جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ مومن بندہ تو یہ عرض کرتا ہے کہ اے میرے اللہ میری مشکلوں کو دُور فرما۔ میرے دکھوں کو آسانیوں میں بدل دے۔ میں تجھ سے التجا کرتا ہوں میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تجھ سے ہی مانگتا ہوں لیکن میری طرف سے کوئی دھمکی نہیں ہے میری طرف سے کوئی زور نہیں ہے۔ تو مالک ہے اور میں تیرا بندہ اور غلام ہوں تو عطا کر دے گا تو میں راضی رہوں گا تو نہ عطا کرے گا تب بھی میں راضی رہوں گا یہ

## یہ ایک طبعی نتیجہ

ہے جو ایک معقول اور صاحب فہم انسان کی دعا کا نکلتا ہے۔

وجہ یہ ہے کہ دعا کے سوا انسان کے لئے اور کوئی چارہ ہی نہیں ہے۔ دعا کرنے والے ایک مومن اور ایک عام انسان کی مثال دی جائے تو ایسی بنتی ہے جیسے کہتے ہیں ایک نوکر اپنے مالک سے تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ کرنا چاہتا تھا لیکن اس بیچارے کو حوصلہ نہیں پڑتا تھا کیونکہ مالک بڑا جابر تھا۔ نوکر کہتا تھا میں اپنی تنخواہ بڑھوانا چاہتا ہوں لیکن کیا کروں میری کوئی پیش نہیں جاتی بہت ڈر لگتا ہے۔ کسی نے اس کو سمجھایا کہ اس طرح تنخواہ نہیں بڑھائی جائے گی تم اپنی مونچھیں بڑھاؤ اور اپنے اندر ذرا رعب داب پیدا کرو اور پھر مونچھوں کو تیل لگا کر اور بل دے دے کر اونچا کرو اور پھر مالک کے پاس جا کر مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہنا آپ میری تنخواہ بڑھاتے ہیں کہ نہیں بڑھاتے ورنہ! تو اتنی سی بات سُن کر ہی مالک ڈر جائے گا۔ اور تمہاری تنخواہ بڑھا دے گا۔ چنانچہ اس بیچارے نے مونچھیں پالیں۔ تیل ویل ملا اور بل دے دے کر انہیں اونچا بھی کیا۔ جب وہ مالک کے سامنے پہنچا۔ اور مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے اس نے کہا حضور والا! آپ میری تنخواہ بڑھاتے ہیں کہ نہیں۔ بڑھائیں ورنہ ...! تو مالک نے جو اس سے بھی زیادہ طاقتور تھا بڑے جلال سے کہا کیا بکواس کر رہے ہو، بتاؤ ورنہ کیا کرو گے اس نے کہا ورنہ حضور میں مونچھیں نیچی کر لوں گا۔ اور جس طرح آپ فرمائیں گے راضی رہوں گا، اس کے سوا میری کوئی پیش ہی نہیں جا سکتی۔ مالک نے کہا بہت اچھا پھر تمہاری تنخواہ نہیں بڑھتی۔

پس اللہ سے مانگنے والے اس طرح تو مانگ نہیں سکتے اور اگر مانگیں گے تو لازماً مونچھیں نیچی کرنی پڑیں گی اس لئے معقول آدمی جانتا ہے کہ جہاں انسان کی کچھ پیش ہی نہیں جا سکتی۔ اپنی چل ہی نہیں سکتی وہاں سلیقے سے کیوں نہ بات کریں۔ مونچھیں بڑھا کر بات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ پہلے ہی کیوں نہ یہ عرض کریں کہ اے اللہ! ہم تیرے عاجز بندے ہیں۔ ہماری کوئی پیش نہیں جاتی، کوئی بس نہیں چلتا ہم بالکل بے حیثیت اور ناکارہ لوگ ہیں ہمیں جو کچھ عطا ہوا ہے، تو نے عطا کیا ہے اب ہمیں فلاں چیز کی ضرورت ہے یہ بھی ہو ملک دے تو تیرا احسان ہے۔ تو ہمیں عطا نہیں کرے گا تب بھی ہم تیری ذات پر راضی رہیں گے۔ ہم اُن لوگوں میں سے نہیں ہیں جو نہ عطا ہونے پر روٹھ جایا کرتے ہیں۔ روٹھنے کی جگہ بھی تو کوئی نہیں ہے جائیں تو جائیں کہاں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ؎

میں ترا در چھوڑ کر جاؤں کہاں
چین دل آرام جاں پاؤں کہاں

اے خدا! ہم تیرا در چھوڑنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اور اگر چھوڑیں گے تو پہلے حال سے بھی بدتر ہو جائیں گے۔ جو کچھ میسر ہے یہ بھی نہیں رہے گا۔ اس دلی کیفیت سے جو دعا کر رہا ہو۔ اس کے لئے جزع فزع کا کونسا موقع رہ جاتا ہے وہ تو مانگتے ہوئے خود اپنی حیثیت کو بھی پہچان رہا ہوتا ہے اور یہ عرض کر رہا ہوتا ہے کہ اے خدا! میں نے

## ہر حال میں راضی برضا رہنا ہے

چنانچہ حضرت مصلح موعود نے ہی اس مضمون کو ایک اور شعر میں یوں بیان فرمایا ہے ؎

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

ہم تیرے عاجز بندے ہیں ہم ہمیشہ تجھ سے ہی یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ابتلاء دور فرما دے اور ہم پر فضل نازل فرما لیکن اے میرے آقا! تو خواہ یہ کہ جب تو نے فضل نازل نہ فرمایا اور یہی فیصلہ فرمایا کہ ابتلاء رہے گا تب بھی ہم تیری رضا پر راضی رہے۔

پس یہ عبادت ہی ہے جو انسان کی فطری کمزوریوں کو خوبیوں میں بدل دیتی ہے۔ اس لئے مومن کے لئے جزع فزع کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ لیکن ساتھ ایک شرط لگا دی فرمایا۔ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ تمہاری ساری پرانی عادتیں تو اس موقع پر کام نہیں آئیں گی۔ یہ تو انسان کی ایک مستقل حالت ہے چونکہ انسان کے ساتھ مصیبتیں لگی رہتی ہیں اس لئے فرمایا تم اپنے آپ کو ایسی حالت میں نہ مبتلا کر دینا کہ تمہاری عبادتیں پیچھے رہ چکی ہیں۔ اور مصیبتوں نے تمہیں آگے سے پکڑ لیا ہو۔ عبادتوں پر دوام اختیار کرنا تاکہ کسی حالت میں بھی تمہیں کوئی مصیبت اچانک نہ پکڑ سکے۔ جب کبھی کوئی مصیبت آئے تو وہ دیکھے کہ ایک عبادت گزار بندے پر آئی ہوں اور عبادتیں ان مصیبتوں کو دھکے دے کر باہر نکال دیں اور تمہاری حفاظت کریں۔ چنانچہ قرآن کریم نے ایک اور موقع پر اسی مضمون کی وضاحت کے لئے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (المومنون آیت ۱۰) کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ گویا مومن کو اس میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ اگر تم دُنیا میں دوام چاہتے ہو تو عبادت کی حفاظت کرو اگر تم اپنے امن اور سکون کے لئے دوام چاہتے ہو تو

## عبادت میں دوام اختیار کرو

اگر تم آسمانی حوادث سے محفوظ رہنا چاہتے ہو اور دکھوں اور مصیبتوں سے امن میں آنا چاہتے ہو، تو عبادت کو اس کی شرائط کے ساتھ بجا لاؤ تاکہ عبادت تمہارے لئے محافظ بن جائے۔

پھر یہ وہ مضمون ہے جسے قرآن کریم نے بیان کیا ہے اور عبادت کا ذکر کر کے اس کا طبعی نتیجہ یہ نکالا وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔ وہ آدمی جو خدا سے مانگ رہا ہو۔ اگر وہ خود دوسروں کو نہ دیتا ہو تو مانگنے کا اہل ہی نہیں رہتا جو خدا سے یہ عرض کرنا چاہے کہ اے خدا! تو بڑا رحیم و کریم ہے۔ تجھے سب کچھ حاصل ہے ان میں سے مجھے خیرات ڈال اور خود اس کی اپنی حالت یہ ہو کہ جب دوسروں کو ضرورت ہو تو خیرات نہ دیتا ہو تو اللہ تعالیٰ تو اس کی دُعا بھی نہیں سن سکتا اور ایک معقول اور صاحب فہم الٰہی دُعا کر ہی نہیں سکتا۔ جب اپنا حال یہ ہو کہ وہ دوسروں کے لئے کنجوس بن چکا ہو وہ اللہ سے مانگنے کا حق ہی نہیں رکھتا۔ پس ایسے بندے جو اولوالالباب ہوتے ہیں وہ دعائیں کرنے سے پہلے پوری پوری تیاری کر چکے ہوتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! جو کچھ تو ہمیں دے گا ہم نے اکیلے نہیں کھانا بلکہ ہم آگے تیرے بندوں کو بھی بانٹتے جائیں گے۔ اور بہتر تو یہ ہے کہ اب ہم سارے حصہ رسد شریک ہوں گے۔ اس لئے اے خدا! میری خاطر نہیں تو اپنے دوسرے بندوں کی خاطر ہی عطا فرما اور مجھے اس کا ذریعہ بنا دے تاکہ مجھے بھی لُطف آئے کہ میں آگے لوگوں میں تقسیم کر رہا ہوں۔ چنانچہ

## انبیاء کی فطرت

میں یہ بات بدرجہ اولیٰ موجود ہوتی ہے۔ تبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے آسمان سے اُترتا ہوا ایک نان دکھایا اور فرمایا یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ یعنی یہ نہیں فرمایا کہ اپنے ساتھ کے درویشوں کو دو بلکہ فرمایا ہم تیری فطرت کو جانتے ہیں تو کوئی فیض اپنے لئے اکیلا رکھ ہی نہیں سکتا۔ لازماً جو نعمتیں ہم تجھے عطا کرتے ہیں اُن کو تو آگے بانٹ دیتا ہے۔ اس لئے ہم پہلے ہی اُن کو شامل کر کے کہہ رہے ہیں کہ اے میرے بندے! یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔

پس یہ سلیقہ بھی عبادتیں ہی سکھاتی ہیں کہ انسان اپنی بھلائیاں دوسروں میں تقسیم کرے اور اس تقسیم میں لذّت پائے دُکھ محسوس نہ کرے بلکہ لطف اُٹھائے اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ یہ رمضان جس نے ۲۹ دن بعض لوگوں کو عبادتیں

سکھائیں اور جو پہلے ہی عبادت گزار بندے تھے ان کی عبادتوں میں اضافہ کیا۔

## ہمارے لئے یہ دائمی سبق

پیچھے چھوڑ جاتے ہیں تاکہ ہم اس یقین پر قائم رہیں کہ عبادت کے بغیر ہماری کوئی زندگی نہیں ہے۔ عبادت کے بغیر کسی مصیبت سے محفوظ رہنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ عبادت کے بغیر ہم خدا کے وہ بندے نہیں بن سکتے جو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور جیسا کہ ان آیات میں یہ ذکر بھی کیا گیا ہے عبادت کے بغیر ہم خدا کی طرف سے آنے والے عذابوں سے مامون و محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے اس سبق کو لے کر اپنی زندگی میں اپنائیں اور اسے اپنے اعمال میں داخل کریں۔ اور پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کتنے بے انتہا فضل کرنے والا خدا ہے۔

(منقول از الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۸۳ء)

## آل کشمیر احمدیہ کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی

مختلف ذرائع سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق یاڑی پورہ کشمیر میں آل کشمیر احمدیہ کانفرنس ۲۷، ۲۸ اگست کو منعقد ہو کر بفضلہ تعالیٰ بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ مورخہ ۲۷ اگست کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ کی زیر صدارت کانفرنس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جھنڈا لہرایا گیا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام صدر صاحب مشاورتی کمیٹی محترم محمد الحمید صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ افتتاحی تقریر محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے کی۔ ازاں بعد مکرم الحاج مولوی ثناء اللہ صاحب، مکرم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی تقاریر علی الترتیب سیرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم، "موعود اقوام عالم" اور "اسلام و امن عالم" کے عنوانات پر ہوئیں۔ دوسرے دن کا اجلاس محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب اڈگامی، پروفیسر مبارک احمد صاحب، مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تقاریر علی الترتیب سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک "۴۴

۴۴: اسلحہ کی دوڑ اور امن عالم" "عقائد جماعت احمدیہ" اور "جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور اسکی مساعی" پر ہوئیں۔ مختلف جماعتوں سے قریباً سات سو نمائندگان کے علاوہ غیر احمدی حضرات بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسکے بہترین نتائج فرمائے۔ آمین۔ تفصیلی رپورٹ موصول ہونے پر انشاء اللہ تعالیٰ بدر کی آئندہ اشاعتوں میں ہدیہ ناظرین کی جائے گی۔


خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں ---!

الرؤف جیولرز

۱۲۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی

(فون نمبر: ۶۹-۶۱۷)


نامور مقرر، مناظر اور نہایت مخلص و فدائی خادم سلسلہ

# محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت مخلص و فدائی اور دیرینہ خادم، نامور مقرر اور مناظر محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی بتاریخ ۹/۸/۸۳ بوقت ۱۱ بجے بعمر ۷۲ سال ربوہ میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اگلے روز بعد از نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔ اہل ربوہ کے علاوہ لائلپور کے بعض احباب بھی نماز جنازہ اور تدفین میں شریک ہوئے۔

مولانا مرحوم نے ۱۹۳۵ء میں تعلیم مکمل کر کے بطور واقف زندگی تبلیغی جہاد کے میدان میں قدم رکھا اور آخر دم تک خدمت سلسلہ سے وابستہ رہے۔ اس طرح مسلسل ۴۸ سال تک خدمات دین میں مجاہدانہ شان اور عزم کے ساتھ مصروف عمل رہے۔ ابتداء میں یوپی اور لکھنؤ وغیرہ کے علاقوں میں مناظرے کئے۔ تقسیم ملک کے بعد پاکستان میں فیصل آباد میں عرصہ تک مربی سلسلہ رہے۔ ۱۹۵۳ء کے پر آشوب حالات میں وہیں متعین تھے۔ یہاں پر محترم مولانا مرحوم کی اعلیٰ کارکردگی کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاندار الفاظ میں سراہا۔

مرحوم نے شعبہ زود نویسی میں بھی کام کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقاریر و خطبات مرتب کرتے رہے۔ کچھ عرصہ روزنامہ الفضل قادیان کے عملہ ادارت میں بھی شامل رہے۔ تعلیم الاسلام پرائمری سکول گھٹیالیاں کی عمارت کی تعمیر اپنی نگرانی میں کرائی اور ابتدائی تعلیم جاری کی۔ مولانا مرحوم کی ایک اہم خدمت ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرتب کرنا ہے۔ آپ نے ملفوظات کی جلد چہارم تا جلد دہم یعنی سات جلدیں مرتب کر کے ایک عظیم تاریخی خزانہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا۔ آخری عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض اردو نظموں کا پنجابی ترجمہ بھی کیا۔ مرحوم صاحب تصنیف بھی تھے۔ انہوں نے عیسائیت کے خلاف ایک کتاب "خلیل احمد" کے نام سے لکھی۔ اس میں واقعاتی قصہ کے رنگ میں کہانی بیان کر کے عیسائیت کے خلاف دلائل مرتب کئے گئے تھے۔ آخری وقت میں بطور انچارج رشتہ ناطہ نظارت اصلاح و ارشاد میں کام کر رہے تھے اور بیماری کی وجہ سے رخصت پر تھے۔ قریباً ایک سال سے بیمار تھے مگر اپنے فرائض بھی ادا کرتے رہے۔ ایک ماہ قبل پھیپھڑوں پر انفکشن کا شدید حملہ ہوا جس سے جانبر نہ ہو سکے۔

خلافت کے انتہائی فدائی، مخلص، اطاعت گزار اور صبر و قناعت کا مجسمہ تھے۔ آپ کی اولاد میں سے پانچ صاحبزادے زندہ ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

مکرم محمد نفیس صاحب منیجر حبیب بنک ربوہ۔ مکرم محمد انیس صاحب لاہور۔ مکرم محمد ادریس صاحب لاہور۔ مکرم محمد رئیس احمد صاحب درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ۔ مکرم محمد طلیس احمد صاحب ربوہ۔ مرحوم کی سب صاحبزادیاں شادی شدہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا مرحوم کو اپنے فضل سے اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں آپ کے درجات بڑھاتا چلا جائے اور آپ کی اہلیہ محترمہ، صاحبزادوں، صاحبزادیوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔


خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے رزق اور مال میں برکت دی جاتی ہے

ہر مخلص کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقررہ شرح کے مطابق چندہ ادا کرے۔

(نظارت بیت المال آمد قادیان)

# مثیلِ ابراہیمؑ

## از افاضات سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں :۔

"مجھے یاد ہے ۱۹۰۳ء میں جب ایک شخص عبدالغفور نے جو اسلام سے مرتد ہوکر آریہ ہوگیا تھا اور اُس نے اپنا نام دھرم پال رکھ لیا تھا "ترکِ اسلام" نامی کتاب لکھی تو حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ نے اُس کا جواب لکھا۔ جو "نورالدین" کے نام سے شائع ہوا۔ یہ کتاب روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سُنائی جاتی تھی۔ جب دھرم پال کا یہ اعتراض آیا کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ ٹھنڈی ہوئی تھی تو دوسروں کے لئے کیوں نہیں ہوئی اور اس پر حضرت خلیفۃ اوّلؓ کا یہ جواب سُنایا گیا کہ اس جگہ نارسے ظاہری آگ مراد نہیں بلکہ مخالفت کی آگ مراد ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس تاویل کی کیا ضرورت ہے مجھے بھی خدا تعالیٰ نے ابراہیم کہا ہے اگر لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کس طرح ٹھنڈی ہوئی تو وہ مجھے آگ میں ڈال کر دیکھ لیں کہ آیا میں اس آگ میں سے سلامتی کے ساتھ نکل آتا ہوں یا نہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی وجہ سے حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "نورالدین" میں یہی جواب لکھا اور تحریر فرمایا کہ :۔

"تم ہمارے امام کو آگ میں ڈال کر دیکھ لو۔ یقیناً خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اسے اس آگ سے اُسی طرح محفوظ رکھے گا جس طرح اُس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو محفوظ رکھا تھا۔" (نورالدین صفحہ ۱۲۶) اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس جرح کی وجہ سے ہی میں نے جہاں کہیں قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر کی ہے میں نے یہ نہیں لکھا کہ خدا تعالیٰ نے مخالفت کی آگ کو ٹھنڈا کر دیا تھا بلکہ یہی لکھا ہے کہ مخالفوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا۔ لیکن وہ آگ ٹھنڈی ہوگئی اور چونکہ اللہ تعالیٰ دُنیا میں اسباب سے ہی کام لیا کرتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے اس وقت بادل آگیا ہو۔ اور بارش ہوگئی ہو جس کی وجہ سے آگ بجھ گئی ہو۔ بہر حال ہمارا ایمان یہی ہے کہ دشمنوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے واقعہ میں آگ جلائی لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ جن کی وجہ سے اُن کی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور آپ آگ سے محفوظ رہے۔

یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتابوں اور ڈائریوں میں بھی بیان فرمایا ہے چنانچہ ایک دفعہ ایک دوست کا خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جو آگ ٹھنڈی ہوئی تھی آیا وہ فی الواقعہ آتش ہیزم تھی یا فتنہ وفساد کی آگ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"فتنہ وفساد کی آگ تو ہر نبی کے مقابل میں ہوئی ہے اور وہی ہمیشہ کوئی ایسا رنگ اختیار کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک معجزہ نما طاقت اپنے نبی کی تائید میں اس کے مقابل دکھاتا ہے ظاہری آتش کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے فرو کر دینا خدا تعالیٰ کے آگے کوئی مشکل امر نہیں اور ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں، کیونکہ یہ ہزاروں سالوں کی بات ہے ہم خود اس زمانہ میں ایسے واقعات دیکھ رہے ہیں اور اپنے اوپر تجربہ کر رہے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی۔ جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اُس میں بجلی آئی۔ سارا کمرہ دھوئیں کی طرح بھر گیا اور گندھک کی سی بُو آتی تھی۔ لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا۔ اُسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اُس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ ارد گرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا بجلی ان تمام چکروں میں سے ہوکر اندر جاکر اُس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہوگیا دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی جس نے اُس کو جلا دیا۔ مگر ہم کو کچھ ضرر نہیں دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔ ایسا ہی سیالکوٹ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ رات کو میں ایک مکان کی دوسری منزل پر سویا ہوا تھا اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ سولہ اور آدمی بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں ٹک ٹک کی آواز آئی۔ میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہیئے انہوں نے کہا کوئی چوہا ہوگا کچھ خوف کی بات نہیں اور یہ کہہ کر پھر سو گئے تھوڑی دیر کے بعد پھر ویسی ہی آواز سُنی۔ تب میں نے اُن کو دوبارہ جگایا مگر پھر بھی اُنہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی تب میں نے اُن کو سختی سے اُٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے تو خود بھی وہاں سے نکلا ابھی میں دوسرے زینہ پر تھا کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لے کر نیچے جا پڑی اور چار پائیاں ریزہ ریزہ ہوگئیں۔ اور ہم سب بچ گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی معجزہ نما حفاظت ہے جب تک کہ ہم وہاں سے نکل نہ آئے شہتیر گرنے سے محفوظ رہا۔ ایسا ہی ایک دفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا اور دوسری دفعہ ایک بچھو لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا۔ مگر ہر دو بار اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے ضرر سے محفوظ رکھا۔ ایک دفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی مجھے خبر بھی نہ ہوئی ایک اور شخص نے دیکھا اور بتلایا اور اُس آگ کو بجھا دیا۔ خدا تعالیٰ کے پاس کسی کے بچانے کی ایک راہ نہیں بلکہ بہت راہیں ہیں آگ کی گرمی اور سوزش کے واسطے بھی کئی ایک اسباب ہیں اور بعض اسباب مخفی در مخفی ہیں جن کی لوگوں کو خبر نہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ اسباب اب تک دُنیا پر ظاہر نہیں کئے جن سے اس کی سوزش کی تاثیر جاتی رہے۔ پس اس میں کون سے تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہوگئی؟" (الحکم ۱۰ر جون ۱۹۰۵ء)

اسی طرح براہین احمدیہ میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"برہمو سماج والوں کی یہی بھاری غلطی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی غیر متناہی قدرتوں اور ربوبیتوں کو اپنے تنگ اور منقبض تجارب کے دائرہ میں گھیرنا چاہتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ جو امور ایک قانون منتخبی مقرر کے نیچے آجائیں اُن کا مفہوم محدود ہونے کو لازم پڑا ہوا ہے۔ اور جو حکمتیں اور قدرتیں ذاتِ غیر محدود میں پائی جاتی ہیں اُن کا غیر محدود ہونا واجب ہے کیا کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ اس ذات قادر مطلق کو اس اس طور پر بنانا یاد ہے۔ اور اس سے زیادہ نہیں کیا اس کی غیر متناہی قدرتیں انسانی قیاس کے پیمانے سے وزن کی جاسکتی ہیں؟ یا اس کی قادرانہ اور غیر متناہی حکمتیں تصرف فی العالم سے کسی وقت عاجز ہو سکتی ہیں بلاشبہ اس کا پُرزور ہاتھ ذرہ ذرہ پر قابض ہے اور کسی مخلوق کا قیام اور بقاء اور اپنی مستحکم پیدائش کے موجب سے نہیں بلکہ اُسی کے سہارے اور آسرے سے ہے اور اسی کی ربانی طاقتوں کے آگے بیشمار میدان قدرتوں کے پڑے ہیں نہ اندرونی طور پر کسی جگہ انتہا ہے اور نہ بیرونی طور پر کوئی کنارہ ہے جس طرح یہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ ایک مشتعل آگ کی تیزی فرو کرنے کے لئے خارج میں کوئی ایسے اسباب پیدا کرے جن سے اس آگ کی تیزی جاتی رہے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اس آگ کی خاصیت احراق دور کرنے کے لئے اسی کے وجود میں کوئی ایسے اسباب پیدا کر دے جن سے خاصیتِ احراق دور ہو جائے کیونکہ اس کی غیر متناہی حکمتوں اور قدرتوں کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور جب ہم اس کی حکمتوں اور قدرتوں کو غیر متناہی مان چکے تو ہم پر یہ بھی فرض ہے کہ ہم اس بات کو بھی مان لیں کہ اس کی تمام حکمتوں اور قدرتوں پر ہم کو علم حاصل ہونا ممتنع اور محال ہے سو ہم اُن ناپیدا کنار حکمتوں اور قدرتوں کے لئے کوئی قانون نہیں بنا سکتے۔ اور جس چیز کی حدود ہمیں معلوم ہی نہیں اُس کی پیمائش کرنے سے ہم عاجز ہیں ہم بنی آدم کی دُنیا کا نہایت ہی تنگ اور چھوٹا سا دائرہ ہے اور پھر اس دائرہ کا بھی پورا پورا ہمیں علم حاصل نہیں پس اس صورت میں ہماری نہایت ہی کم ظرفی اور سفاہت ہے کہ ہم اس اقل قلیل پیمانہ سے خدا تعالیٰ کی غیر محدود حکمتوں اور قدرتوں کو ناپنے لگیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ نمبر ۱۱ صفحہ ۔۔۔ تا صفحہ ۴۹۹ ایڈیشن اوّل)

پھر یہی مضمون "برکات الدعا" میں بھی آپ نے بیان فرمایا ہے چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ ایک اور سِر یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ اولیاء سے جو خوارق کبھی اس قسم کے ظہور میں آتے ہیں کہ پانی اُن کو ڈبو نہیں سکتا اور آگ اُن کو نقصان نہیں پہنچا سکتی اس میں بھی دراصل یہی بھید ہے کہ حکیم مطلق جس کے بے انتہا اسرار پر انسان حاوی نہیں ہو سکتا اپنے دوستوں اور مقربوں کی توجہ کے وقت کبھی یہ کرشمۂ قدرت دکھلاتا ہے کہ وہ توجہ عالم میں تصرف کرتی ہے اور جن ایسے مخفی اسباب کے جمع ہونے سے مثلاً آگ کی حرارت اپنے اثر سے رُک سکتی ہے۔ خواہ وہ اسباب اجرام علوی کی تاثیریں ہوں یا خود مثلاً آگ کی کوئی مخفی خاصیت یا اُن تمام خاصیتوں کا مجموعہ ہو وہ اسباب اُس توجہ اور اُس دُعا سے حرکت میں آتے ہیں۔

تب ایک امر خارق عادت ظاہر ہوتا ہے مگر اس سے حقائق اشیاء کا اعتبار نہیں اٹھتا اور نہ علوم ضائع ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ تو علوم الٰہیہ میں سے خود ایک علم ہے اور یہ اپنے مقام پر ہے۔ اور مثلاً آگ کا محرق بالخاصیت ہونا اپنے مقام پر۔ بلکہ یوں سمجھ لیجئے کہ یہ روحانی مواد ہیں جو آگ پر غالب آکر اپنا اثر دکھاتے ہیں اور اپنے وقت اور محل سے خاص ہیں۔ اس دقیقہ کو دنیا کی عقل نہیں سمجھ سکتی کہ انسانِ کامل خدا تعالیٰ کے روح کا جلوہ گاہ ہوتا ہے اور جب کبھی انسان کامل پر ایک ایسا وقت آجاتا ہے کہ وہ اُس جلوہ کا عین وقت ہوتا ہے تو اُس وقت ہر ایک چیز اُس سے ایسی ڈرتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ سے۔ اُس وقت اُس کو درندہ کے آگے ڈالدو آگ میں ڈال دو وہ اُس سے کچھ بھی نقصان نہیں اُٹھائیگا۔ کیونکہ اُس وقت خدا تعالیٰ کی روح اُس پر ہوتی ہے اور ہر ایک چیز کا عہد ہے کہ اُس سے ڈرے یہ معرفت کا ایک آخری بھید ہے جو بغیر صحبت کاملین سمجھ میں نہیں آسکتا چونکہ یہ نہایت دقیق اور بغیر نہایت درجہ نادر الوقوع ہے۔ اس لئے ہر ایک فہم اس سے آگاہ نہیں۔ مگر یاد رکھو کہ ہر ایک چیز پر خدا تعالیٰ کا تصرف ہے اور ہر ایک چیز کی تمام ڈوریاں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ اُس کی حکمت ایک بے انتہاء حکمت ہے جو ہر یک ذرہ کی جڑ تک پہنچی ہوتی ہے اور ہر یک چیز میں اتنی خاصیتیں ہیں جتنی اُس کی قدرتیں ہیں۔ جو شخص اس بات پر ایمان نہیں لاتا وہ اُس گروہ میں داخل ہے جو مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ کے مصداق ہیں۔ اور چونکہ انسان کامل مظہر اتم تمام عالم کا ہوتا ہے۔ اس لئے تمام عالم اُس کی طرف وقتاً فوقتاً کھینچا جاتا ہے۔ وہ روحانی عالم کا ایک عنکبوت ہوتا ہے اور تمام عالم اُس کی تاریں ہوتی ہیں اور خوارق کا یہی سِرّ ہے۔"

(منقول از تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم صفحہ ۳۰۴ تا ۳۰۸)

(مرسلہ مکرم محمد عظمت اللہ صاحب قریشی بنگلور)

# قرآن کریم اور سائنس

از محترم مولوی شیخ محمد [illegible] اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ لولاب۔ کشمیر

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت جس قدر اور جس رنگ میں سائنس نے ترقی کی ہے اُسی قدر قرآن کریم کے حقائق و معارف کھل کر سامنے آ رہے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سائنس خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں ہو سکتا۔ گویا وہ کلام الٰہی جو آج سے چودہ سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا تھا آج سائنس کے ذریعہ حقیقت کا جامہ پہن کر سامنے آگیا ہے۔ اور وہ تمام معلومات اس زمانہ میں من وعن پوری ہو رہی ہیں۔ جن کی نسبت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے خبر دی تھی۔ آپ سورہ تکویر کو سامنے رکھئے اور موجودہ پلانوں پر غور فرمایئے وہ تمام امور حرف بہ حرف پورے ہو رہے ہیں جن کی خبر سورۂ تکویر میں دی گئی ہے مثلاً دریاؤں کا چیرنا پہاڑوں کا ادھر اُدھر چلائے جانا۔ جنرل اسمبلی میں نفوس کا یکجا ہونا چڑیا گھر میں جانوروں کا اکٹھا کیا جانا نئی نئی سواریوں کی ایجاد ہو کر اونٹوں کا بیکار ہونا۔ پریس جیسا نیا آلہ تیار ہو کر رسائل و رسائل کا وسیع رنگ میں انتظام ہونا۔ آسمان کی تحقیق کرتے وقت گویا آسمان کی کھال اُتارنا وغیرہ امور جو پورے ہوئے ہیں ان پر غور کرنے سے قرآن کریم کی صداقت روز روشن کی طرح سامنے آجاتی ہے۔ اور یہ چیز ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت مہیا کرتی ہے۔ ان تمام امور پر یکجائی نظر ڈالنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کائنات قدرت کا ایک کارخانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ اپنے قول کو فعل کے رنگ میں کر رہا ہے۔

سائنس کے بہت بڑے سائنسدان محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے سائنس قرآن کریم سے سیکھی ہے۔ قرآن کریم کی اس آیت پر غور فرمائیے۔

"یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ"

دوسری طرف آئیٹم بم ہائیڈروجن بم رکھئے۔ الغرض آئیٹمی ہتھیار سامنے رکھئے تو حقیقت سامنے آجاتی ہے اسی طرح فتنہ دجالیت اور یاجوج ماجوج کے عروج اُس کی قوت و طاقت علم و حکمت صنعت و حرفت کو دیکھئے دوسری طرف سورہ الناس پر غور کیجئے کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ اعلان کرواتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ جو تمام انسانوں کا پروردگار ہے جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے جو مالک حقیقی ہے جو آگ سے کھیلنے والوں وسوسہ ڈالنے والوں اور اپنی قوت و حکمت پر فخر کرنے والوں پر بھی غالب ہے۔ اُسی کی پناہ میں آجاؤ گھبراؤ نہ ان کی ظاہری طاقت سے نہ ڈرو بلکہ خدا تعالیٰ کے مامور پر ایمان لاکر خدا تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑو تمہارے بچنے کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاؤ۔

اسی طرح قرآن کریم کی سورہ العصر کو پڑھئے اور موجودہ زمانہ کی ترقیات پر غور کرتے ہوئے اس حقیقت کو بھی ذہن میں مستحضر رکھئے کہ تمام تر ترقیات کے باوجود انسان گھاٹے میں ہے اور اس کی وجہ یہ کہ اسے رضاء الٰہی کے حصول کی کوئی فکر نہیں۔ آج جس چیز کو وہ ترقی سمجھتا ہے کل اُسی کی تخفیف کی سعی کرتا ہے۔ کیونکہ وہی چیز اس کی ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق وہ لوگ گھاٹے میں نہیں جو یقین کامل حاصل کرتے ہیں اور عمل پیہم میں مصروف ہیں اور تبلیغ حق پر جاں نثار ہیں اور اگر ان پر مصائب یا مشکلات آتے ہیں تو وہ صبر سے کام لیتے ہیں دیکھنا یہ ہے کہ ان چاروں صفات سے متصف لوگ کون ہیں۔ یقیناً یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے جو ان چاروں اوصاف کو صحیح طور سے اپنائے ہوئے ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ گھاٹے میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احمدیت کے اس امتیاز کو برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم ہمیشہ نقصان سے محفوظ رہ کر دینی اور دنیوی ترقیات کی منزلیں طے کرتے چلے جائیں۔ آمین

## بڑے آدمیوں کا بچپن

# "ایک واقعہ جسے میں عمر بھر نہیں بھلا سکتا"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میرے بچپن کا ایک واقعہ ہے بعض واقعات ایسے گذر جاتے ہیں انسان کی زندگی میں جنہیں وہ عمر بھر بھلا نہیں سکتا۔ میں چھوٹا تھا مدرسہ احمدیہ میں پڑھا کرتا تھا۔ حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے مجھے پالا ہے ان کے پاس میں رہتا تھا انہوں نے مجھے یہ حکم دے رکھا تھا کہ میں باقی نمازیں تو مسجد مبارک میں پڑھوں لیکن چونکہ پڑھنا اور پھر سونا ہوتا تھا اور مسجد مبارک میں نماز دیر سے ہوتی تھی اس لئے عشاء کی نماز کیلئے مسجد اقصیٰ جایا کروں وہ بھی پاس ہی تھی:۔۔۔۔۔ بہر حال میں عشاء کی نماز میں مسجد اقصیٰ جایا کرتا تھا۔ دارالمسیح کے نیچے ایک گلی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ گلی چھتی ہوئی تھی اور وہاں اندھیرا ہوا کرتا تھا ایک روز جس وقت میں نیچے اُترا تو اس وقت مدرسہ احمدیہ کے طالب علموں کی قطار (وہ قطار میں نماز پڑھنے جایا کرتے تھے) اس گلی میں سے گذر رہی تھی۔ میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا لیکن چونکہ اندھیرا تھا اس لئے اتفاقاً میرا پاؤں مجھ سے آگے چلنے والے لڑکے کے پاؤں پر پڑا اس نے سلیپر پہنے ہوئے تھے۔ جب اس نے ایڑی اُٹھائی تو اس کے سلیپر پر میرا پنجہ پڑ گیا۔ اُسے جھٹکا لگا مگر اس نے درگذر سے کام لیا لیکن خدا کا کرنا کیا ہوا کہ چار پانچ قدم کے بعد دوبارہ میرا پاؤں اُس پر جا پڑا تو اُسے یہ خیال گذرا کہ شاید کوئی شرارت کر رہا ہے۔ چنانچہ اُس نے پیچھے مڑ کر تاڑ سے میرے مُنہ پر چپیڑ لگا دی۔ خیر میں نے اس وقت دل میں سوچا کہ اس کو کچھ پتہ نہیں کہ اس نے کیا کیا ہے اور اس نے کسے چپیڑ لگائی ہے اگر اسے پتہ لگ گیا تو یہ شرمندہ ہوگا میں کیوں اسے شرمندگی کا دکھ دوں یہ سوچ کر میں وہاں سے ایک طرف پیچھے ہٹ گیا۔ اور جب پندرہ بیس طالب علم گذر گئے تو پھر میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ نہ مجھے پتہ ہے کہ وہ کون سا شخص ہے اور نہ اُسے (اگر وہ اب تک زندہ ہے) پتہ ہے کہ اس نے کس کو چپیڑ لگائی ہے۔

پس مجھے یہ واقعہ بڑا پیارا لگتا ہے کیونکہ بچپن میں آدمی ویسے بھی بعض دفعہ تیز یا دکھا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وقت سمجھ عطا کی کہ چپیڑ کے مقابلے میں چپیڑ نہیں لگائی۔۔۔۔۔ پس چاہے مخالف کے ہاتھ سے تکلیف پہنچے چاہے اپنے بھائی کے ہاتھ سے تکلیف پہنچے ہر دو صورتوں میں درگذر سے کام لینا چاہیئے۔" (الفضل ۱۲ مئی ۱۹۸۰ء) (مرسلہ مکرم عبد المالک صاحب نمائندہ خالد و تشحیذ الاذہان لاہور)

## درخواست دعا

ملکی حالات کی بناء پر تھوڑا عرصہ ہوا میری ملازمت جاتی رہی احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کا نعم البدل عطا فرمائے نیز مجھے۔ میری بیوی رفیعہ احمد اور ہماری بچی عزیزہ صاحبہ احمد کو صحت والی لمبی اور مومنانہ زندگی عطا فرمائے۔ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور تمام آنے والے ابتلاؤں سے ہمیشہ محفوظ رکھے آمین۔ طالب دعا۔ شیخ نثار احمد ٹورنٹو کینیڈا۔

# معاندینِ حق و صداقت میں قدرِ مشترک

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

اس زمانہ کے مامور من اللہ اور مرسل ربانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے قیام سے لے کر آج تک معاندین حق و صداقت ان ہی طریقوں کو اپناتے اور ان ہی ہتھیاروں کو استعمال کرتے رہے ہیں جو ابتدائے آفرینش سے انبیاء کرام کے مخالفوں نے اختیار کئے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید نے حضرت رسول کریم صلعم کو مخاطب کرتے ہوئے متعدد مقامات پر اس حقیقت پر روشنی ڈالی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھی دشمنوں اور مخالفوں نے ان ہی ہتھیاروں کو استعمال کیا جو سابقہ انبیاء کے مخالفوں نے استعمال کئے تھے۔

اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ" (حٰم سجدہ)

یعنی آپ سے قبل آئے ہوئے انبیاء و مرسلین سے جو باتیں کہیں گئی تھیں اور جو اعتراضات کئے گئے تھے وہی باتیں آپ سے بھی کہی جاتی ہیں۔

نیز فرماتا ہے:۔

"وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ" (فاطر)

"فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ" (آل عمران ۱۸۵)

یعنی اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو (فکر کرنے کی کوئی بات نہیں) آپ سے پہلے جتنے بھی رسول گذرے ہیں ان سب کے ساتھ ان لوگوں نے یہی سلوک کیا تھا۔ یعنی ان سب کو جھٹلاتے رہے ہیں۔

بعینہٖ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب و انکار کرنے والوں کی طرف سے بھی وہ سب ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے رہے ہیں جو سابقہ انبیاء اور مرسلین کے خلاف استعمال کئے گئے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جائیں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گذشتہ نبیوں میں سے کوئی نبی شریک نہ ہو۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱۳)

آیئے! قرآن مجید کی روشنی میں جائزہ لیں کہ انبیاء اور مرسلین من اللہ کے مخالفوں کی طرف سے اپنے اپنے زمانہ کے نبیوں کے خلاف کس قسم کے ہتھیارات استعمال کئے جاتے رہے ہیں۔

## پہلا ہتھیار

خدا تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی مامور و مرسل مبعوث ہوا مخالفوں کی طرف سے بغیر کسی قسم کی تحقیق کے اور بغیر کچھ سوچے سمجھے نعرۂ انکار بلند کیا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر کھڑے ہوکر وحدہٗ لا شریک لہٗ خدا کی عبادت کی تبلیغ کی تو ابولہب، ابو جہل وغیرہ مخالفوں نے اِنَّا بِمَا جِئْتَ بِهٖ کہہ کر تکذیب و انکار سے کام لیا۔ مخالفت و استکبار کا یہ سلسلہ زمانۂ آدم کے ابلیس سے شروع ہوا تھا جس نے اَبٰی و استکبر کا برا نمونہ قائم کیا تھا۔

اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهٖ كَافِرُونَ۔

(سورۃ سبا)

یعنی جب بھی ہم نے کسی بستی میں اپنے مامور و مرسل کو نذیر بنا کر بھیجا تو وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ جس پیغام کو لے کر تو بھیجا گیا ہے اس کا ہم انکار کرتے ہیں اور اس پر تحقیق کرنے کی ہم ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے ہیں۔

مخالفین کے اسی طرز عمل کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو یہ حکم دیا تھا کہ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ (البقرہ) تم ان لوگوں کی طرح مت بنو جو انکار و تکذیب میں پہل کرتے ہیں بلکہ اس تعلق میں خوب تحقیق کر لیا کرو اور اس کے لئے خدا کی مدد چاہو۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کے مطابق خدا تعالیٰ خود رہنمائی فرمائیگا اور تم اس وقت یہ کہنے پر مجبور ہو جاؤ گے کہ وَ اَنَا اَوَّلُ المسلمین!!۔

## دوسرا ہتھیار

اباء و استکبار کے بعد مخالفوں کی طرف سے استعمال کیا جانے والا ہتھیار نعرۂ اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ ہے یعنی مخالفین حق و صداقت کی طرف سے ہمیشہ یہ دعویٰ کیا جاتا رہا ہے کہ یہ مدعی ماموریت علم میں، ہنر میں اور دولت و طاقت میں ہم سے کم درجہ کا ہے۔ اس مقام نبوت کا اگر کوئی حقدار ہو سکتا ہے تو وہ ہم ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ (زخرف)

انہوں نے کہا کہ یہ قرآن طائف و مکہ کی بڑی بستیوں کے لیڈروں پر اترنے کی بجائے بظاہر ایک غریب، یتیم اور بے یار و مددگار پر کیونکر نازل ہو سکتا ہے۔

چنانچہ اس زمانہ میں بھی یہی کچھ کہا جاتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کے لئے امام اور مسیح و مہدی بنا کر بھیجنا ہی تھا تو اسے عرب، مصر، یا ہندوستان کے بڑے بڑے جید علماء اور دین متین کے محافظوں اور رسول اللہ کے روحانی وارثوں میں سے کسی کو چن لینا تھا۔ لیکن یہ کیا کہ پنجاب کی ایک گمنام بستی میں ایک شخص کو اس مقام قرب سے نوازا جاتا ہے۔ اس طرح انا خیر منہ کا نعرہ لگانے والے ایک عالم دین نے تعلّی کے طور پر یہاں تک لکھ دیا تھا کہ:۔

"میں نے ہی اس کو اٹھایا تھا اور میں ہی اس کو گراؤنگا۔"

## تیسرا ہتھیار

مدعی نبوت و ماموریت کے خلاف استعمال کیا جانے والا تیسرا ہتھیار استہزاء اور تمسخر و اہانت ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِئُونَ۔ (یٰس)

ہائے افسوس بندوں پر کہ جب بھی ان کے پاس کوئی مامور و مرسل آتا ہے تو اس کے ساتھ یہ لوگ ہنسی مذاق اور استہزاء سے کام لیتے آئے ہیں۔ نیز فرماتا ہے:۔

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِئُونَ۔ (زخرف)

ان کے پاس خدا کی طرف سے کوئی نبی ایسا نہیں آیا کہ وہ اس سے ہنسی نہ کرتے ہوں۔

## چوتھا ہتھیار

مخالفوں کی طرف سے چوتھا ہتھیار یہ استعمال کیا جاتا رہا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ مامور تبلیغ کرنے لگتے اور حق و صداقت کا پرچار کرتے تو مخالف شور مچا کر لوگوں کو ان کی باتیں نہ سننے دیتے چنانچہ آج بھی جب کوئی جلسہ کیا جائے تو شور مچا کر اور گڑبڑ پیدا کر کے جلسوں کو درہم برہم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ۔ (حٰم سجدہ)

یعنی انکار و مخالفت کرنے والوں نے ہمیشہ یہ طریقہ استعمال کیا کہ وہ لوگوں کو کہتے کہ لوگو۔ یہ قرآن مت سنا کرو۔ بلکہ جب یہ پڑھا جائے تو شور مچا دیا کرو تب ہی تم غالب آسکتے ہو۔

## پانچواں ہتھیار

مخالفین حق و صداقت کی طرف سے یہ بھی مشہور کیا جاتا رہا ہے کہ یہ مدعی بڑا ساحر اور جادوگر ہے اس کی کتابوں میں جادو گری اور دلفریبی بھری ہوئی ہے اس لئے تم نے نہ تو اس کی باتوں میں آنا ہے اور نہ ہی اس کی کتابیں پڑھنی ہیں۔ بلکہ اس سے بات چیت کرنا بھی منع ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَذٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ۔ (الذاریات)

یعنی پہلے نبیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا آیا ہے کہ جب لوگوں کے پاس کوئی مامور مبعوث ہوکر آیا تو انہوں نے (مخالفوں نے) یہ کہنا شروع کیا کہ یہ جادوگر ہے یا پاگل ہے یا مجنون ہے یا دلفریب باتیں بنانے والا ہے وغیرہ۔ یہ کہہ کر وہ لوگوں کی توجہ کو ان ماموریں کی طرف سے پھیر دیتے ہیں اور ان کی باتیں سننے اور کتابیں پڑھنے سے لوگوں کو منع کرتے رہے ہیں۔

## چھٹا ہتھیار

مخالفین کا ایک طریق یہ بھی رہا ہے کہ اپنی طاقت، دنیاوی وجاہت، مال و دولت اور حکومت کی پشت پناہی کا رعب ڈال کر اس مامور و مرسل اور اس پر ایمان لانے والوں کو مرعوب کیا جائے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا

من اشد منا قوة اولم
یروا ان الله الذی خلقھم
ھو اشد منھم قوة - (حم سجدہ)

یعنی عاد قوم نے زمین میں ناحق تکبر سے کام لیا اور کہا کہ ہم سے زیادہ قوۃ میں کون ہے؟ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ جس خدا نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان سے زیادہ طاقتور ہے۔ نیز فرماتا ہے:۔

وقالوا نحن اکثر اموالا واولادا
(سبا)

انہوں نے کہا کہ ہم مالی لحاظ سے اور جتھہ بندی کے لحاظ سے بہت ہی طاقتور ہیں اور اکثریت میں ہیں۔

قرآن کریم یہاں اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ شروع سے ہی مخالفین کی طرف سے مامورین من اللہ اور ان کی جماعتوں کے خلاف یہ ہتھیار استعمال کیا جاتا رہا ہے کہ وہ دھمکیوں سے کام لیتے رہے اور یہ ملا کہتے رہے کہ ہم تم سے ہر لحاظ سے طاقتور ہیں اور ہم اپنی طاقت کے بل بوتے پر تمہیں ملیامیٹ کر دیں گے۔

## ساتواں ہتھیار

یہ ہے کہ جب بھی کوئی ماموریت کا دعویٰ کرے اس کے آگے یہ بات پیش کی جاتی ہے کہ ہمیں کسی نئی چیز کی ضرورت نہیں۔ اب تک ہم اپنے باپ دادا کی قائم کردہ جس نہج پر چلے آرہے ہیں وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ نیز یہ کہہ کر وہ عوام الناس کو ورغلاتے رہتے ہیں کہ دیکھو یہ شخص ہمیں اپنے باپ دادا اور بزرگوں کے دین سے پھیرنے کے لئے آیا ہے۔ اس کی باتوں میں نہ آنا۔ بلکہ اپنے باپ دادا کے مذہب پر قائم رہنا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل
الله قالوا بل نتبع ما وجدنا
علیه اباءنا - اولو کان الشیطان
یدعوھم الی عذاب السعیر۔
(لقمان)

یعنی جب بھی ان سے کہا جائے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اس کی اتباع کرو تو وہ لوگ آگے سے یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم صرف ان ہی باتوں اور رسم و رواج ہی کی پیروی کریں گے جس پر ہمارے باپ داداؤں کو عمل کرتے ہوئے ہم نے دیکھا (لہٰذا ہمیں کسی نئی چیز کی ضرورت نہیں) خواہ شیطان انہیں عذاب کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہوں۔

اسی طرح ایک اور جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
بل قالوا انا وجدنا اباءنا علی
امة وانا علی اثارھم
مھتدون وکذلك ما ارسلنا من
قبلك فی قریة من نذیر الا
قال مترفوھا انا وجدنا
اباءنا علی امة وانا علی اثارھم
مقتدون - (زخرف)

یعنی حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ اس بات پر مصر رہے کہ ہم نے اپنے باپ داداؤں کے طریقہ کار پر ہی عمل کرنا ہے۔ لہٰذا ہم ان ہی کے نقش قدم پر چلتے چلے جائیں گے۔ اور (اے رسول) آپ سے پہلے ہم نے جس بستی میں بھی رسول بھیجا تو ان مخالفین ہی کی طرح اس بستی کے آسودہ حال لوگوں نے بھی یہ کہنا شروع کیا کہ ہم اپنے باپ دادا کے طریقہ کار پر ہی عمل کرنے والے ہیں اور ہم ان ہی کے نقش قدم پر چلیں گے۔

## آٹھواں ہتھیار

ہمیشہ اس امر سے انکار کیا جاتا رہا ہے کہ یہ مدعی ماموریت کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتا۔ یہ ہماری طرح کھاتا پیتا ہے اور بالکل معمولی انسان ہے۔ اور جھوٹ اور جادو سازی کے ذریعہ لوگوں کو ورغلاتا ہے۔ وغیرہ۔

واذا تتلی علیھم ایاتنا
بینت قالوا ما ھذا الا افك
مفتری وقال الذین کفروا
للحق لما جاءھم ان ھذا
الا سحر مبین - (سبا)

جب ان کے سامنے ہمارے کھلے کھلے نشانات پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو آگے سے وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ شخص تم کو ان ہستیوں کی عبادت سے روکنا چاہتا ہے جن کی تمہارے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) صرف جھوٹ ہے جو اس شخص نے اپنے نفس سے بنایا ہے۔ لیکن جب کامل سچائی ان کے پاس آجاتی ہے تو کافر مجبور ہو کر یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ یہ کھلا کھلا سحر اور فریب کاری ہے۔

اسی طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔
قالوا ما انتم الا بشر مثلنا
وما انزل الرحمن من شیء
ان انتم الا تکذبون - (یٰس)

یعنی یہ مخالفین اپنے زمانے کے نبیوں کو ہمیشہ یہ کہتے آئے ہیں کہ تم ہم جیسے صرف ایک بشر ہو۔ خدا تعالیٰ نے تم پر کوئی معجزہ نہیں اتارا ہے۔ اور تم محض جھوٹ بولتے ہو۔

## نواں ہتھیار

مخالفین کی طرف سے نواں ہتھیار یہ استعمال کیا جاتا رہا ہے کہ عوام میں یہ مشہور کیا جائے کہ یہ مدعی نبوت منحوس شخص ہے اس کے آنے کی وجہ سے ہی مختلف قسم کی بیماریاں جنگ و جدال۔ زلزلے۔ سیلاب وغیرہ آنے شروع ہوئے ہیں۔ اس لئے ایسے سنگسار کیا جائے اور قتل کیا جائے۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قالوا انا تطیرنا بکم لئن
لم تنتھوا لنرجمنکم و
لیمسنکم منا عذاب الیم
(یٰس)

انہوں نے کہا کہ ہم تجھے منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر تو اپنی تبلیغ سے باز نہ آیا تو ہم تجھے سنگسار کریں گے اور مختلف قسم کے دکھ و عذاب میں مبتلا کریں گے۔

یعنی خدا تعالیٰ کے ماموروں اور ان پر ایمان لانے والوں کے خلاف مختلف قسم کے منصوبے بنائے جاتے رہے۔ ملکی بائیکاٹ کیا جاتا رہا۔ اور کوئی بھی تنگی اٹھا نہ رکھا گیا جس سے ان کی زندگی دو بھر نہ ہو جاتی ہو۔

## دسواں ہتھیار

یہ استعمال کیا جاتا رہا کہ عوام کے دلوں میں یہ بات راسخ کی جائے کہ اب کوئی نبی نہیں آئیگا۔ دروازہ نبوت ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے اور خدا نے اب کلام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

ولقد جاءکم یوسف من قبل
بالبینت فما زلتم فی شك
مما جاءکم به حتی اذا ھلك
قلتم لن یبعث الله من بعده
رسولا - (المؤمن)

یعنی جب تمہارے پاس یوسف (نبی) کھلے کھلے نشانات و بینات لے کر آئے تو جب تک وہ زندہ رہے تم ان کے دعویٰ نبوت پر ہمیشہ شک و شبہات میں مبتلا ہوتے رہے۔ لیکن جب یوسف نبی فوت ہو گئے تو تم نے کہنا شروع کر دیا کہ ان کے بعد آئندہ کبھی کسی رسول کو خدا نہیں بھیجے گا۔

نیز فرمایا:۔
وانھم ظنوا کما ظننتم ان
لن یبعث الله احدا - (الجن)

جس طرح تم خیال کرتے تھے اسی طرح وہ لوگ بھی یہ خیال کیا کرتے تھے کہ آئندہ خدا تعالیٰ کسی اور کو نبی و رسول بنا کر نہیں بھیجے گا۔

گویا ہر نبی کے ساتھ یہی سلوک ہوتا رہا ہے۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ اور اسی طرح حضرت عیسیٰ کے بعد کسی مامور کے آنے کے تمام عیسائی منکر ہیں۔ گویا ہر قوم میں یہی خیال راسخ کیا گیا کہ ہمارا نبی ہی آخری نبی ہے اور اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔

ان کے علاوہ بھی مختلف قسم کی الزام تراشیوں اور تہمتوں کا ان معصوم انبیاء کو نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ چند مثالیں ملاحظہ ہوں کہ گذشتہ انبیاء پر کس کس قسم کے الزامات مخالفین کی طرف سے عائد کئے جاتے رہے ہیں

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تین جھوٹ بولنے کا الزام لگایا گیا۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ [illegible])

(ب) حضرت یوسفؑ پر تہمت لگائی گئی کہ نعوذ باللہ آپؑ عزیز کی بیوی سے بدی کرنے پر تیار ہو گئے۔ (تفسیر جلالین ص [illegible])

(ج) حضرت داؤد نے دوسرے شخص کی بیوی پر نظر کی۔ اور اس شخص کو ایک جنگ میں بھیج کر قتل کروایا۔ اور اس کی بیوی کو اپنے عقد میں لا کر سو بیویاں پوری کر لیں۔ (جلالین حاشیہ ص [illegible])

(د) حضرت سلیمان علیہ السلام ایک عورت پر فریفتہ ہو گئے اور اس سے شادی کی جس سے خدا آپ پر ناراض ہو گیا (جلالین ص [illegible])

(ر) حضرت ادریس علیہ السلام جھوٹ بول کر جنت میں داخل ہو گئے اور پھر نہ نکلے۔ (معالم التنزیل)

(ھ) سید المعصومین سردار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ الزام عائد کیا گیا کہ نعوذ باللہ آپ زینب پر عاشق ہو گئے۔ (بیضاوی جلد ۲ ص ۱۶۳)

مخالفین کے ان ہتھیاروں اور ہتھکنڈوں کے بارے میں مجموعی طور پر خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وما ارسلنا من قبلك من
رسول ولا نبی الا اذا تمنی
القی الشیطان فی امنیته
فینسخ الله ما یلقی الشیطن
ثم یحکم الله ایته (الحج)

یعنی آپ سے قبل جب بھی کسی رسول اور نبی نے کوئی خواہش کی اور اپنی آمد کی غرض و غایت بیان کی تو شیطان اس مقصد اور خواہش کے آگے ہمیشہ مشکلات ڈالتا رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ ان تمام رکاوٹوں اور مشکلات کو درمیان سے اٹھا دیتا ہے جو شیطان ڈالتا رہتا ہے۔ اور خدا کے اپنے نشان جو ہوتے ہیں ان کو مستحکم اور مضبوط کر دیتا ہے۔

اسی طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔
کذبت قبلھم قوم نوح
والاحزاب من بعدھم و
ھمت کل امة برسولھم
لیاخذوه وجادلوا بالباطل
لیدحضوا به الحق فاخذتھم

فکیف کان عقاب (المؤمن)

یعنی اے رسول! اگر آپ کی قوم آپ کی تکذیب و انکار کرتی ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ان سے پہلی قوموں نے بھی ایسا کیا۔ حضرت نوح کی قوم اور ان کے بعد اور جتنی قوموں نے بھی اپنے اپنے نبیوں کی تکذیب کی تھی۔ اور انہوں نے اپنے نبیوں کے خلاف جتھے بنائے تھے۔ اور ہر قوم نے اپنے رسول کے متعلق یہ ارادہ کر لیا تھا کہ اسے گرفتار کر لیں۔ اور جھوٹی دلیلیں اور جھوٹی باتیں بنا کر اس سے جھگڑا کرتے رہے تاکہ اپنی کج بحثی اور باطل کے زور سے حق کو اس کے مقام سے ہٹا دیں۔ پس میں نے انہیں پکڑ لیا۔ اب بتاؤ کہ میرا عذاب کیسا ہے؟

الغرض جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نبی اور اس کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعتیں کے خلاف ہمیشہ سے مکر و دجل اور تعذیب کو استعمال کیا جاتا رہا ہے تو یہ کیسے ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اشاعت اسلام کے لئے جو جماعت قائم کی تھی اس کے خلاف یہ ہتھیار استعمال نہ کئے جاتے۔ جبکہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے نہایت واضح الفاظ میں یہ فرمایا ہے کہ

اِذَا خَرَجَ ھٰذَا الْاِمَامُ الْمَھْدِیُّ

فلیس لہ عدوٌ مبینٌ اِلَّا الفقہاءُ

خاصۃً (فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۳۶)

یعنی جب امام مہدی کا خروج ہوگا تو خاص طور پر علماء و فقہاء ہی ان کی مخالفت کریں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بھی وہ تمام ذرائع استعمال کئے جاتے رہے جو ان سے اسلاف نے استعمال کئے تھے اور یہ چیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بین ثبوت ہے۔

جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

انبیاء کے طور پر حجت ہوئی ان پر تمام
ان کے جو حملے تھے ان میں سب نے پائے دو انعام
میں جو سب پہ نہیں کیوں ہے وہ سب پا تاہے
چھوڑ دیتے کیا یہ سب کو اکرام کہ احباب

(درثمین)

## ایک دردمندانہ اپیل

آخر میں عوام الناس سے عموماً اور مسلمانوں سے خصوصاً یہ دردمندانہ اپیل کی جاتی ہے کہ آپ لوگوں نے اپنے نام نہاد علماء و پیروں کی باتوں میں آکر پہلے بھی ایک صدی سے زائد عرصہ تک جماعت احمدیہ کے خلاف استعمال کر کے دیکھ لیا لیکن خدا تعالیٰ اس جماعت کو روز افزوں ترقی کی منازل سے ہمکنار کرتا رہا اور یہ جماعت ہر شعبہ میں ترقی کرتی رہی اور مخالفین ہمیشہ کی طرح ناکام و نامراد ہی رہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

یہ اگر انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار
اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذاب کی
کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار
اس قدر نصرت تو کاذب کی نہیں ہوتی کبھی
گر نہیں باور نظیریں اس کی تم لاؤ دو چار
پھر اگر لڑتے ہیں کہ ایسے کاذبوں کا نام لو
جن کی نصرت دائمی کرتا رہا ہو کردگار
مُردہ ہو جاتے ہیں ان کا کچھ نہیں دیتے جواب
زرد ہو جاتا ہے منہ جیسے کوئی ہو سوگوار
یہ کہاں مت کرکہ یہ سب بدگمانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملیگا تجھ کو یہ سارا ادھار

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی پیاری یادیں

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش کا مرتب کردہ کتابچہ "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیاری یادیں" مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ کاغذ قیمتی۔ طباعت صاف اور ٹائیٹل نہایت ہی دیدہ زیب۔ جس میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر آفسیٹ پر شائع کی گئی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ جو مجالس اس کتابچہ کو حاصل کرنے کی خواہشمند ہوں وہ درج ذیل پتہ پر تحریر کریں۔

خاکسار محمد شمس الدین فاضل

قائد مجلس خدام الاحمدیہ افضل گنج حیدرآباد ۱۲

# چندہ نشر و اشاعت

اشاعت اسلام میں حصہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے

چندہ نشر و اشاعت اگرچہ طوعی ہے مگر اپنی اہمیت اور افادیت کے اعتبار سے بڑی خصوصیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ قرآن مجید کی عظیم پیشگوئی "واذا الصحف نشرت" پوری ہو کر اسلام کے پیغام کو فروغ ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض (لیحیی الدین ویقیم الشریعۃ اور لیظہرہ علی الدین کلہ) کو چندہ نشر و اشاعت کے ذریعہ لٹریچر طبع کروا کر پورا کیا جاتا ہے۔ اس لئے صدر صاحبان۔ مبلغین کرام و عہدیداران مالی کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ احباب جماعت کو اس مد "نشر و اشاعت" میں باقاعدگی سے حصہ لینے کی بار بار تلقین اور یاددہانی کراتے رہیں۔ اور ان کو یہ بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ اشاعت دین کے کام میں حصہ لینے والے احباب کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جو کوئی تم میں سے خدمت کرکے اس کی رضا دین الخدمت کریگا تو وہ یقیناً دوسروں کی نسبت زیادہ تر قرب میں جائے گا کیونکہ الہام ... ہے ... خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص ... اپنے حصہ ... وہ ضرور اپنے ... پائیگا۔"

(ضرورت بہار تبلیغ و رسالت جلد ۲)

نوٹ:- اشاعت اسلام کے سلسلہ میں وصول شدہ رقوم "چندہ نشر و اشاعت" مرکز میں بھجوائی جائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# ماہرین علوم لسانیات کے لئے انقلاب انگیز تحفہ

عالمی شہرت کے حامل علوم لسانیات (PHILOLOGY) کے نامور ماہر اور منفرد محقق محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی حیرت انگیز اور دلآویز تصانیف

(۱) English Traced To Arabic (انگریزی زبان کا ماخذ عربی ہے) قیمت ۲۵ روپے غیر مجلد

(۲) Sanskrit Traced To Arabic (سنسکرت زبان کا ماخذ عربی ہے) قیمت ۱۰ روپے مجلد

شائع ہو چکی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے موقعہ پر بھی ان کتب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ جملہ عہدیداران جماعت احمدیہ بھارت اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ ان کتب کی زیادہ سے زیادہ تعداد میں فروخت کرنے کا انتظام کریں۔ مشہور پائے کی لائبریریوں، یونیورسٹیوں میں رکھوانے کا انتظام کرنے کے علاوہ علوم لسانیات کے ماہرین سے رابطہ قائم کریں تاکہ موزوں ہستیوں اور افراد تک ان کتب کو پہنچایا جا سکے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

## درخواست ہائے دعا

مکرم رفیق احمد صاحب ... لکھتے ہیں کہ ... نے ... کاروبار شروع کیا ہے جس کے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے۔ مکرم ... صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ) اپنی بڑی بیٹی عزیزہ ... کے انٹرویو میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ مکرم سید ناصر احمد صاحب ابن مکرم سید ... صاحب مرحوم آر۔ ایم ... بوجہ ... ڈیڑھ سال سے فراش ہیں موصوف کی صحت و تندرستی کے لئے۔ مکرم ظہور حسن صاحب ... اپنی جملہ مشکلات و پریشانیوں کی دوری کے لئے۔ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر قادیان اپنی والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی اور بھائیوں کے کاروبار میں برکت و ترقی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

# ایک سوال اور اس کا جواب

از دار الافتاء - ربوہ

سوال :- مساجد اگر عین کعبہ کے رخ نہ ہوں تو کیا ان کو گرا دینا چاہئیے اور دوبارہ صحیح رخ پر تعمیر کرنا چاہئیے ؟

جواب :- قبلہ کی طرف منہ ہونا صحت نماز کی شرط ہے۔ اگر قبلہ یعنی بیت اللہ نظروں کے سامنے ہے اور نظر آرہا ہے تو پھر بالکل کعبہ کی سیدھ اور عین اس کی طرف مواجہ (رخ ہونا) ضروری ہے۔ اسی لئے مسجد الحرام کے اندر اور کعبہ کے ارد گرد گول صفیں بنتی ہیں۔ اگر کعبہ نظر نہیں آرہا جیسے دور کے علاقے یا دوسرے ملک ہیں تو پھر جہت قبلہ کی طرف منہ کرنا کافی ہوگا۔ گو جہاں تک ہو سکے کوشش یہی کرنی چاہئیے کہ ممکن حد تک منہ ٹھیک کعبہ کی سمت ہو اور مساجد کا رخ بھی اس سیدھ کو مد نظر رکھ کر متعین کیا گیا ہو۔ لیکن مکہ سے باہر کے علاقوں اور دوسرے ملکوں کی تمام مساجد کا رخ بالکل کعبہ کی سیدھ میں رکھنے کو ضروری قرار دینا عملاً ناممکن ہے اور بہت سی مشکلات کا موجب بن سکتا ہے کیونکہ اس طرح ایک ہی شہر کے مساجد کے رخ مختلف زاویے اختیار کئے ہوئے ہونگے بلکہ تمام بڑی مساجد کو قریباً نصف گول یعنی نیم دائرہ کی شکل میں بنانا پڑیگا اور نماز کی صفیں سیدھی بنانے کی بجائے نیم دائرہ کی طرز پر بنانی ہوگی۔ مثلاً کسی دوسرے ملک میں ایک مسجد کعبہ کے سائز سے خاصی بڑی ہے جیسے اس شکل سے ظاہر ہے۔

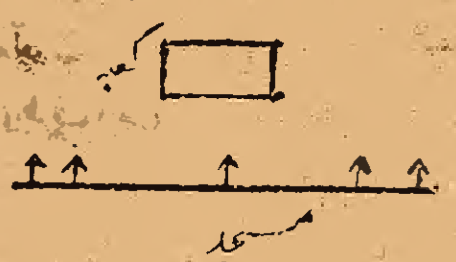


اب جو لوگ اس مسجد کی دونوں طرفوں میں صف باندھیں گے ان کے رخ صحیح کعبہ کی سمت نہیں ہوں گے گو جہت کعبہ (یعنی جس طرف کعبہ ہے اس) کے لحاظ سے ان کے رُخ صحیح ہوں گے اور اس وجہ سے ان کی نمازیں کوئی سقم یا خرابی نہیں آئے گی۔ لیکن اگر ہم عین سمت کعبہ کی پابندی ضروری سمجھیں تو پھر مساجد کو نصف دائرہ کی شکل میں اور اسی طرح صفوں کو بھی اس کے مطابق بنانا پڑیگا مثلاً اس صورت میں

لیکن ظاہر ہے کہ اس قسم کے تکلف کا کوئی بھی قائل نہیں اور نہ اسلام نے ایسے تکلف کی اجازت دی ہے۔ نیز یہ تکلف حدیث نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بھی خلاف ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کا ارشاد اس بارہ میں یہ ہے کہ

"مابین المشرق والمغرب قبلة" (ترمذی)

یعنی مدینہ کے لحاظ سے مشرق اور مغرب کے درمیان کا سارا جنوب قبلہ ہے۔ کیونکہ مدینہ مکہ سے شمال کی طرف ہے اس بناء پر مدینہ والوں کے قبلہ کی سمت جنوب ہوگی وہ نماز کے وقت مغرب کو اپنے دائیں رکھیں اور مشرق کو بائیں تو اس طرح ان کا منہ جنوب کی طرف ہوگا۔

اس پر قیاس کرتے ہوئے دوسرے ممالک میں رہنے والوں کی جہت ان کے اپنے ملک کے لحاظ سے مختلف ہو جائے گی۔ جو مکہ سے مغرب کی طرف رہتے ہیں انکے قبلہ کی سمت مشرق ہوگی اور جو مشرق میں رہتے ہیں ان کے قبلہ کی جہت مغرب ہوگی اور جنوب کیطرف رہنے والوں کا قبلہ شمال کی طرف ہوگا۔

مذکورہ بالا حدیث کی ایک تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ سردیوں کے سورج کے مائل بہ جنوب انتہائی آخری طلوع ہونے کے نقطے اور گرمیوں کے سورج کے مائل بہ شمال انتہائی آخری غروب ہونے کے نقطے کے درمیان کا سمت جنوب فاصلہ مسجد الحرام کے شمال میں رہنے والوں کے لئے قبلہ ہے اور یہ فرق عموماً ۹۰ درجہ تسلیم کیا گیا ہے جسے مندرجہ ذیل مثال سے واضح کیا گیا ہے۔

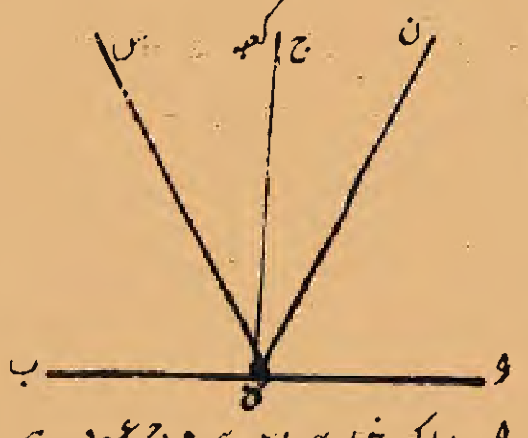


و ب ایک خط ہے اس پر ہ ج عمود ہے اور فرض کرو کہ کعبہ عین نقطہ ج کے محاذی ہے دونوں قائموں کی تنصیف کرتے ہوئے خطوط ن س کھینچے تو یہ زاویے ۴۵، ۴۵ درجے کے ہوئے کیونکہ قائمہ ۹۰ درجہ کا ہے اب جو شخص مقام ہ پر کھڑا ہے اگر وہ نقطہ ج کی طرف منہ کرے تو عین کعبہ کو اس کا منہ ہوگا اور اگر دائیں یا بائیں یعنی ن ج سے ن یا س کی طرف جھکے تو جب تک ج - ن یا ج - س کے اندر ہے وہ جہت کعبہ میں ہوگا اور اس کا رخ قبلہ کی طرف سمجھا جائے گا ورنہ قبلہ کی طرف رخ نہیں ہوگا کیونکہ رخ ن یا س سے باہر کی طرف ہے۔

(بہار شریعت صفحہ ۱۲۰ جلد سوم)

خلاصہ یہ ہے کہ جو مساجد مکہ مکرمہ سے دور ہیں ان کے قبلہ کی جہت متعین کرتے ہوئے پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے کعبہ کی طرف ان کا رخ صحیح ہو لیکن اگر کسی جگہ کسی وجہ سے اس کی پابندی نہ کی جاسکتی ہو مگر جہت کعبہ قبلہ کے لحاظ سے رخ صحیح ہو تو پھر اس مسجد کو گرانے یا اس کے اندر صفیں ٹیڑھی بنانے کا کوئی جواز نہیں۔

تمام آئمہ اسلام نے اس وضاحت سے اتفاق کیا ہے اور اس امر کی اجازت نہیں دی کہ عین سمت کعبہ سے ہٹی ہوئی مگر جہت کے لحاظ سے صحیح رُخ کی مساجد کو گرا دیا جائے یا ان میں صحیح سمت کو ملحوظ رکھنے کے لئے صفیں ٹیڑھی بنائی جائیں۔

نوٹ :- گھروں کے لئے یا نئی مسجد تعمیر کرتے وقت ان کے لئے قبلہ کا رُخ معلوم کرنے کا ایک فارمولا روزنامہ "نوائے وقت" میں شائع ہوا ہے اور وہ یہ ہے۔

"ایک دو تین جون اور نو دس گیارہ جولائی کو ہر سال دوپہر کے وقت سورج حرم کی سرزمین میں سمتِ فراش میں ہوتا ہے یعنی اس کی شعاعیں اس وقت بیت اللہ کی چھت پر صحیح عموداً پڑتی ہیں اور اس وقت پاکستان میں پونے تین بج رہے ہوتے ہیں۔ ٹھیک اس وقت جہاں قبلہ معلوم کرنا ہو ہموار زمین پر دھوپ میں کسی رسی کے ساتھ کوئی وزنی شے باندھ کر لٹکا دیں اس رسی کے سایہ پر نشان لگا دیں یہ خط بالکل قبلہ رخ ہوگا یہ عمل نصف کرۂ ارض میں جہاں تک سورج دکھائی دے رہا ہو مفید ہو سکتا ہے اس کے پورے ۱۲ گھنٹے کے بعد یہی عمل دوسرے نصف کرہ پر قبلہ نمائی کر سکتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ دوسرے نصف کرہ ارض میں قبلہ سورج کی مخالف سمت میں ہوگا"

نوٹ ۲ :- اگر کوئی انسان کسی ایسی سواری پر سفر کر رہا ہو جسے ٹھہرانا اس کے اپنے اختیار میں نہیں یا ٹھہرانا موجب حرج اور چلتے ہوئے صحیح قبلہ کی طرف منہ کرنا خاصہ مشکل ہے یا سفر ہوائی جہاز کا ہے یا کسی دوسرے سیارہ میں انسان جا بسا ہے ایسی تمام صورتوں میں جدھر آسانی ہو اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ لینا جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وللہِ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجه الله۔

(البقرہ ۱۱۶)

یعنی اس کی اپنی معین کردہ جہت بمنزلہ قبلہ مقصود ہوگی اسی طرح اگر سواری پر بیٹھے بیٹھے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز شروع کی اور سواری کے چلنے کی وجہ سے اس کا منہ کسی اور طرف ہو گیا تو اس سے اس کی نماز کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا نماز صحیح ہوگی۔ اگر جہت قبلہ کا پتہ نہیں چلتا اور کوئی ایسا شخص بھی موجود نہیں جس سے پوچھا جا سکے تو اپنی سمجھ اور علم کے مطابق جدھر خیال جائے کہ قبلہ اس طرف ہے ادھر ہی منہ کر کے نماز پڑھ لی جائے۔ پھر اگر نماز کے دوران پتہ لگ جائے کہ غلط جہت کی طرف منہ ہے تو نماز میں ہی صحیح جہت کی طرف منہ کر لینا چاہیئے۔ اور اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس غلطی کا پتہ چلے تو پھر دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ انسان نے اپنی سمجھ کے مطابق عمل کیا ہے اس لئے جو نماز اس نے پڑھ لی ہے وہ صحیح ہوگی۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها کا اصول اس قسم کے معاملات میں کارفرما ہوتا۔ واللہ بکل شيء علیم۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۹ر فروری ۱۹۸۳ء)

## تصحیح

"بدر" مجریہ ۱۸ شہادت ۸۳ میں "شاہراہِ غلبۂ اسلام پر ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی" کے مستقل عنوان کے تحت جماعت احمدیہ حیدر آباد کی جانب سے عزت مآب صدر جمہوریہ ہند کی خدمت میں "تفسیر صغیر" اور جماعتی لٹریچر پیش کئے جانے کی جو خبر درج ہوئی ہے اس میں غلطی سے مقام تقریب "گوردوارہ سنگھ سبھا افضل گنج" کی بجائے "اردو گھر" لکھا گیا ہے۔ قارئین اس کی درستی فرمالیں۔

(ادارہ)

## درخواست دعا

مکرم غلام مصطفےٰ صاحب میدک (کرناٹک) مختلف مدات میں پندرہ روپے ارسال کر کے عزیز غلام محمد سلمہ کی کامل صحت و شفایابی اور بڑے بیٹے عزیزم محمد سعید سلمہ کے نوزائیدہ بچے کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

# ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

## باریپدا اڑیسہ میں وقفِ عارضی کے تحت تبلیغی دورہ

مکرم شیخ محمد عبدالرب صاحب زعیم مجلس انصار اللہ بھدرک تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۸/۸/۸۳ کو تحریک وقفِ عارضی کے تحت مکرم عبدالستار خاں صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سورو، مکرم سید سلام الدین صاحب، مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب بی اے، مکرم حاتم خان صاحب معلم وقفِ جدید اور خاکسار نے بھدرک سے ۱۳۰ کلومیٹر دوری پر واقع قصبہ باریپدا کا تبلیغی دورہ کیا۔ اس دوران وفد کے قیام و طعام کا انتظام مکرم سید مذکر الدین صاحب جو باریپدا میں اعلیٰ سرکاری عہدہ پر فائز ہیں کے مکان پر رہا۔ شہر کے معزز افراد اور سرکاری و غیر سرکاری ملازمین سے انفرادی ملاقات کر کے ان تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا گیا اور سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مورخہ ۱۹/۸/۸۳ کو جناب کلکٹر صاحب سے ملاقات کر کے موصوف کو حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت سے آگاہ کیا گیا اور ان کی خدمت میں انگلش قرآن مجید، ٹیچنگ آف اسلام، لائف آف محمد، واٹ از احمدیت وغیرہ کتب تحفۃً پیش کی گئیں۔ جنہیں موصوف نے ادب کے ساتھ کھڑے ہو کر قبول کیا اور فرمایا مجھے ان کی ضرورت تھی آپ لوگوں نے میری ضرورت کو پورا کیا ہے۔ ایک گھنٹہ کے تبادلہ خیالات کے دوران موصوف نے فرمایا کہ آپ لوگوں کے خیالات قابل قدر ہیں اور کوئی ایسی صورت بنائی جائے جس سے یہ نیک خیالات عوام تک پہنچ سکیں۔ بالآخر جلسہ یوم پیشوایان مذاہب منعقد کرنے پر اتفاق ہوا۔ موصوف نے وعدہ کیا کہ اگر میں یہاں رہا تو اس سلسلہ میں ہر طرح تعاون کروں گا۔ اسی طرح یہاں کے رئیس مکرم عطاء الرحمٰن صاحب بی اے۔ بی۔ ایل، مکرم امین الدین صاحب آئی۔ پی۔ او مکرم عرفان صاحب، مکرم منصور احمد صاحب، سری بیبوتی بھوشن داس، شری بھاشکر چندر بہویرا اور شہر کے دیگر معززین سے انفرادی ملاقات کر کے پیغام احمدیت پہنچایا گیا اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

نماز جمعہ سے قبل مکرم حاتم خان صاحب نے بڑے احسن رنگ میں خطبہ دیا جس سے لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ مورخہ ۲۰/۸/۸۳ کی شام کو گنیش لاج کے کمرہ نمبر ۲ میں ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی جو تین گھنٹے تک جاری رہی۔ پریس کانفرنس میں بہت سے غیر از جماعت معززین کے علاوہ "نیوز آف دی ورلڈ" "سماج" "پرجا تنتر" "ماترو بھومی" "راسٹرد دوتو" "جو بالوگو" "کورو کھیترو" ... کے نمائندے بھی موجود تھے۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب بی اے نے اسلام و احمدیت کا تفصیلی تعارف کرانے کے بعد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی غرض و غایت پر ایک گھنٹہ سے زائد تقریر کی۔ جس سے جرنلسٹ صاحبان بہت خوش ہوئے اور انہوں نے اعتراف کیا کہ یہی ایک ایسا مسلک ہے جس سے انسانی اتحاد اور بھائی چارہ قائم ہو سکتا ہے۔ بعدہٗ ان کی طرف سے مختلف سوالات کئے گئے جن کے بڑے احسن رنگ میں تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے سیکرٹری نے اپنی جوابی تقریر میں جماعت احمدیہ کی بہت تعریف کی اور کہا کہ ایسے مذہب کی از حد ضرورت ہے۔ موصوف نے باریپدا میں جلسہ یوم پیشوایان مذاہب منعقد کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اور وعدہ کیا کہ وہ سب کے سب جلسہ کی کامیابی کے لئے ہر طرح سے تعاون کریں گے۔ بفضلہ تعالیٰ اس تبلیغی دورہ کے نتیجہ میں چار افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ مولیٰ کریم انہیں استقامت بخشے آمین۔ بہت سے دوسرے دوست بھی عنقریب احمدیت میں داخل ہونے والے ہیں۔ دعا کریں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے ہماری ان حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور وہاں کی نیک روحوں کو سچائی قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم سید مذکر الدین صاحب ان کے والد محترم سید مبشر الدین احمد صاحب، ان کے بیٹے عزیزم میاں منور احمد اور بیٹی عزیزہ امت الحی سلمہا نے ہمارے چار روزہ قیام کے دوران جو زحمت اٹھائی مولیٰ کریم اپنے فضل سے انہیں اس کا نیک اجر دے۔ عزیزہ امۃ الحی آئی۔ اے کا امتحان دینے والی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین اللّٰہم آمین۔

## اسپیکر صاحب جموں و کشمیر اسمبلی کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ جماعت احمدیہ آسنور رقمطراز ہیں:-

کہ جناب ولی محمد صاحب ایتو اسپیکر جموں کشمیر اسمبلی کے اس علاقہ کے دورہ کے موقعہ پر مکرم یوسف صاحب خالد آف سیرالیون حال مقیم آسنور، خاکسار بشارت احمد محمود اور چند دیگر احباب پر مشتمل ایک وفد نے موصوف سے ملاقات کی اور مکرم یوسف صاحب خالد نے آنموصوف کی خدمت میں قرآن مجید انگریزی و اسلامی اصول کی فلاسفی کا تحفہ پیش کیا۔ گفتگو انگریزی میں ہوتی رہی۔ جناب اسپیکر صاحب نے مکرم یوسف صاحب خالد کو سرینگر آنے کی بھی دعوت دی۔

## آگرہ میں "چھتری اینڈ سمیلن" کے موقعہ پر تبلیغ و تقسیم لٹریچر

مکرم مولوی ناظر احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ سانداھن اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۷/۸/۸۳ کو آگرہ میں "چھتری اینڈ سمیلن" میں سانداھن اور صالح نگر کے بعض احمدی احباب نے شرکت کی۔ جن میں مکرم ماسٹر ریاض احمد صاحب ایم اے، مکرم منور احمد صاحب خان صدر جماعت احمدیہ صالح نگر۔ مکرم لبیق احمد صاحب آف صالح نگر کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس سمیلن میں مکرم ماسٹر ریاض احمد صاحب نے جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے ہندی میں ایک مؤثر تقریر کی جسے سامعین نے بہت پسند کیا۔ بعدہٗ اس سمیلن میں جماعت کا تعارفی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح ۸ر اگست کو "کیلاش میلہ" میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور سکندرہ کے مقام پر اکبر بادشاہ کے مقبرہ کو دیکھنے کے لئے آنے والے سیاحوں کو احمدیت سے متعارف کرایا گیا۔ اس دوران ایک عیسائی پادری کے ساتھ بھی تبادلہ خیالات ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کے نیک ثمرات پیدا فرما دے آمین۔

## علاقہ آندھرا پردیش کا تبلیغی و تربیتی دورہ

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلغ حیدر آباد لکھتے ہیں کہ مورخہ ۹/۸/۸۳ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی۔ مکرم عبدالمتین صاحب بی۔ کام نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد، مکرم مولوی عبدالغفار صاحب افریقن متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ، مکرم مولوی صغیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی برہان احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم ظفر اللہ صاحب معلم وقفِ جدید اور عزیز نور الدین صاحب پر مشتمل ایک وفد نے سائیکلوں کے ذریعہ تبلیغی دورہ کیا اور مختلف بستیوں۔ دیہات۔ چرچوں اور تعلیمی اداروں میں پہنچ کر تبلیغ حق کا فریضہ انجام دیا۔

سفر کے دوران ایک نوجوان جس کے گلے میں صلیب لٹک رہی تھی کو جب تبلیغ کی گئی تو اس نے صلیب کو توڑ کر پھینک دیا۔ ایک جگہ ہمارے ۳۰ احمدی گھر ہیں۔ مخالفین نے دھمکی دی کہ ہم ان کو اپنی مسجد میں نماز ادا کرنے نہیں دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ اسی رات شدید بارش ہوئی اور مسجد گر کر زمین بوس ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

## برہ پورہ (صوبہ بہار) میں کامیاب تبلیغی جلسہ

مکرم سید عبدالرفیع صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ برہ پورہ اطلاع دیتے ہیں کہ۔ جماعت احمدیہ برہ پورہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۸/۷/۸۳ کو ایک تبلیغی جلسہ زیر صدارت مکرم سید عبدالفہیم صاحب منعقد کیا گیا۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد کی تلاوت قرآن مجید اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے موضوع پر ۱½ گھنٹہ تک تقریر کی۔ بعدہٗ صدر صاحب موصوف نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ دعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

## مجلس خدام الاحمدیہ چک ایمرچھ کی طرف سے استقبالیہ

مکرم عبدالرشید خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ایمرچھ کشمیر لکھتے ہیں کہ مورخہ ۱۴/۸/۸۳ کو مجلس خدام الاحمدیہ چک ایمرچھ نے بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مہمانان جو کہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں کی خدمت میں استقبالیہ دیا۔ چنانچہ ٹھیک چھ بجے شام مکرم شیخ عبدالحمید صاحب کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مہمانان کے علاوہ مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک صدر مشاورتی کمیٹی (بقیہ ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۴ کالم ۲)

## عید الاضحیہ کے موقعہ پر
# قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو ادارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

۲۔ بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت /۳۰۰ روپے تک ہے۔ بیرونی ممالک کے احباب اس کے مطابق اپنے ملک کی کرنسی کی شرح سے حساب لگا لیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

---

# آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس

جیسا کہ احباب کو آگاہ کیا جا چکا ہے آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو بمبئی میں منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کے جملہ انتظامات کے لئے مکرم سید شہاب احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔

کانفرنس سے قبل پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام رکھا گیا ہے۔ بمبئی جماعت تعداد کے لحاظ سے چھوٹی جماعت ہے اس لئے وہ دوسری جماعتوں کے افراد سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے کم از کم پندرہ روز کانفرنس سے قبل تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں۔ جو احباب داعی الی اللہ بنتے ہوئے اپنے دو ہفتے بمبئی اور گرد و نواح میں تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں۔ براہ کرم وہ اپنے اسماء گرامی سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ ایسے احباب کو جماعت احمدیہ بمبئی رہنے کی سہولت الحق بلڈنگ میں دے گی۔ بقیہ اخراجات انہیں از خود برداشت کرنے ہونگے۔

جو احباب کانفرنس میں شرکت فرمانے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ کانفرنس کے ایام میں ان کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ بمبئی کے ذمہ ہوگا۔ لیکن جو افراد اپنے اخراجات پر کسی ہوٹل میں ٹھہرنا چاہیں براہ کرم وہ بھی مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے کمرہ بک کروایا جا سکے۔ اسی طرح بمبئی سے واپسی کے لئے اگر ریزرویشن کروانی مقصود ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ عموماً یہاں سے ریزرویشن میں دقت ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے اطلاع ہو تو احباب کو واپسی سفر میں سہولت ہو گی۔

جماعت احمدیہ بمبئی جملہ احباب کرام سے اس کانفرنس کے کامیاب و بابرکت اور نتیجہ خیز ہونے کے لئے درخواست دعا کرتی ہے۔

**المعلن:۔** محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

---

(البقیہ صفحہ ۱۳ کالم ۴):۔ صدر صوبائی اور مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب قائد علاقائی نے بھی شمولیت کی۔ اجلاس میں سب سے پہلے مکرم محمود احمد صاحب قریشی نے تلاوت کی مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب نے عہد خدام الاحمدیہ دہرایا۔ اور مکرم بابو الطاف احمد صاحب نے نظم مترنم آواز میں پڑھی۔ استقبالیہ ایڈریس مکرم محمد سلیمان خان صاحب قائد مجلس نے پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبد اللہ حسین جمعہ علی صاحب آف افریقہ۔ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب شاہ۔ مکرم مولوی عمر فاروق صاحب آف افریقہ۔ مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک۔ مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب قائد علاقائی اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دوران تقاریر مکرم شیخ عبد الغفار صاحب اور عزیزان خالد محمود اور شمیم احمد نے نظمیں پڑھیں۔ اجلاس میں مرد و زن کافی تعداد میں حاضر تھے اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

## مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کا خصوصی تربیتی جلسہ

مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲ ؍ ۸۳ء کو احمدیہ جوبلی ہال میں مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت ایک خصوصی تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک عزیز واصف احمد الصابری نے کی مکرم عبد القیوم صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا۔ ازاں بعد مکرم مولوی عبد الغفار صاحب آف گھانا متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ مکرم ہاربرٹ ابن حامد بتو آف ماریشس اور محترم صدر مجلس نے پُر اثر تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

---

# مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

جملہ انصار بھائیوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا دو روزہ سالانہ اجتماع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ ۱۲، ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز بدھ و جمعرات منعقد ہوگا۔ تمام مجالس ابھی سے اس روحانی و علمی اجتماع میں شرکت کے لئے پوری تیاری کریں اور کوشش کریں کہ ہر مجلس کے کم از کم دو نمائندگان ضرور شامل ہوں۔

۲۔ اجتماع کا چندہ بھی ابھی سے تمام انصار بھائیوں سے وصول کر کے جملہ زعماء کرام ارسال فرما دیں نیز دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب کرے آمین۔

صدر انصار اللہ مرکزیہ قادیان

---

## مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا پانچواں
# سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۴، ۱۵، ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔

قائدین کرام اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

---

# منظوری زعماء و ناظمین اعلیٰ مجالس انصار اللہ بھارت

درج ذیل حضرات کی آئندہ سال کے لئے بطور زعیم مجلس انصار اللہ منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں خدمت کا موقعہ دے تمام انصار بھائی اپنی اپنی مجالس کے زعماء کرام سے تعاون کر کے ممنون فرمادیں۔

۱۔ مکرم عبد الرب صاحب بھدرک ناظم ضلع بالسر
۲۔ " فضل الرحمٰن صاحب چودوار۔ ناظم ضلع کٹک و زعیم مجلس چودوار
۳۔ " غلام نبی صاحب بیڈر۔ زعیم مجلس انصار اللہ ناصر آباد
۴۔ " سی کے عبد اللہ صاحب چینگاڈی۔ ناظم اعلیٰ صوبہ کیرالہ
۵۔ " سید کریم بخش صاحب زعیم سرو
۶۔ " پروفیسر مبارک احمد صاحب زعیم مجلس سرینگر

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

"افضل الذکر لا الہ الا اللہ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH:- 275475
RESI:- 273903
CALCUTTA - 700073.

---

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE-23-9302

CARDBOARD BOX MFG - CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD, CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET CALCUTTA - 700072.

---

"چاہیے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں!"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۸۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

---

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا"

(فتح اسلام تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی بوٹ مل

نمبر ۵-۲-۱۸
[illegible]
حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

---

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں!"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD CALCUTTA - 39

---

تار کا پتہ:- AUTOCENTRE

ٹیلیفون نمبرز 23-5222 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے:- ایمبیسیڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکٹر HM

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE CALCUTTA - 700001

---

"ہر قسم اور ہر ماڈل کے"

موٹر کار، موٹر سائیکل، اسکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے۔

آٹو ونگس

AUTOWINGS

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHON No. 76360

---

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین، فوم، چمڑے، جینس اور ڈینیٹ سے تیار کردہ

بہترین، معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس، بریف کیس، اسکول بیگ

ائیر بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس، منی پرس، پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM

COTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA,

P.O. BOX - 4583

BOMBAY - 400008.

# پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر: ۴۴۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: مومن وہ ہے جو لوگوں سے ہیل جول رکھے۔ (ابن ماجہ)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام: تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ (کشتی نوح)

پیشکش: محمد امان اختر۔ نیاز سلطانہ۔ اشرف

## ملاپن موٹرس

۳۴ سیکنڈ پنگ سی تقی کالونی۔ ... ۲۰۰۰۴۰

## اتقوا الظلم

الظلم ظلمات یوم القیامة

ترجمہ: ظالم قیامت کے دن کئی اندھیروں میں ہوگا۔ (متفق علیہ)

محتاج دعا: بجے ازار اکین جماعت احمدیہ ... 

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

## احمد الیکٹرانکس

پاڑی پورہ کشمیر

## گڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریل روڈ۔ اسلام آباد کشمیر

ایلمپا ئر ریڈیو - ٹی وی اشاعتِ سلسلہ اور سلامتی عمل کی ... !!

## ABCOY LEATHER ARTS,

34/3 3RD. MAIN ROAD

KASTURBANAGAR. BANGLORE - 560026.

MANUFACTURERS OF :—

AMMUNITION BOOTS,

&

INDUSTRIAL SAFETY BOOTS,

حیدرآباد میں فون: ۴۲۲۳۰۱

## لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز:

مسعود احمدیہ ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۱)

فون نمبر ۴۶۹۱۶ ٹیلیگرام: ستار بون

## ستار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز: کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہونس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

# "اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NHR ®

پیش کرتے ہیں:

CACUTTA-15.

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل۔ نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!


ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۸۳ء رجسٹر نمبر پی جی ڈی ۳۱